نام کتاب: اَبْوَابُ السَّعَادَۃِ فِی اَسْبَابِ الشَّھَادَۃ

مؤلف: امام جلال الدین عبد الرحمٰن السّیوطی الشّافعی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: حامد علی علیمی

تقدیم، تخریج وتحشیہ: مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی (دامت فیوضاتہ العالیۃ)

سنِ اشاعت: جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ / مئی ۲۰۱۲ء

تعدادِ اشاعت: ۳۵۰۰

ناشر: جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی

فون: 32439799

خوشخبری: یہ رسالہ اس ویب سائٹ پر بھی ہے:

www.ishaateislam.net

ترجمہ

اَبْوَابُ السَّعَادَۃِ فِی اَسْبَابِ الشَّھَادَۃِ

بنام

شہادت کی فضیلت اور اُن کے اَسباب

تالیف

امام جلال الدین عبد الرحمٰن السّیوطی الشّافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(متوفی ۹۱۱ھ)

ترجمہ

حامد علی علیمی

(فاضل جامعہ علیمیہ وریسرچ اسکالر جامعہ کراچی)

تخریج وتحشیہ

مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی دامت برکاتہ العالیۃ

(رئیس دار الحدیث والإفتاء، جامعۃ النور)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

فہرستِ مضامین

پیش لفظ

نحمده ونصلّی علی رسوله الکریم

شہادت ایک انعام ہے، شہید انعام یافتہ لوگوں میں سے ہے ارشاد ہوا: (اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡھِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیۡقِیۡنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیۡنَ) (سورۃ النسآء: ۴/۶۹) ترجمہ: ''اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ'' شہادت بہت بڑی سعادت ہے، یہ ضروری نہیں کہ ایک بندہ بظاہر کفار سے لڑتا ہوا اپنی جان کا نذرانہ پیش کردے اور اُسے یہ درجہ مل جائے کہ کتنے ہی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو دیکھنے والوں کی نگاہوں میں بڑی بے جگری سے کفّار سے بھڑے یہاں تک کہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے مگر ان کو یہ مقام نہ ملا، کہ کسی کی عرض بہادری دکھانا تھی، کسی کا مقصد مال حاصل کرنا تھا، کوئی قوم کی عصبیت میں لڑا تھا۔

شہادت تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس سے سرفراز فرماتا ہے ﴿ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾ (سورۃ المائدۃ: ۵/۵۴) ترجمہ: ''یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے'' شہادت کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے کہیں اُنہیں مردہ کہنے سے منع کردیا گیا، کہیں اُنہیں مردہ گمان کرنے سے روک دیا گیا اُن کے لیے کہا گیا کہ وہ زندہ نہیں ساتھ ہی فرمادیا گیا کہ تم اُن کی زندگی کو سمجھ نہیں سکتے اور یہ بھی فرمایا گیا کہ وہ اپنے رب کے ہاں روزی دیئے جاتے ہیں۔

اسی طرح شہید اور شہادت کے فضائل کتب احادیث میں کثرت سے مذکور ہیں، زبان رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم سے اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لیے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے

دشمنوں سے لڑتے ہوئے میدان کارزار میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والے کے علاوہ کتنے اور لوگ بھی شہید قرار دیئے گئے، جیسے ذات الجنب کی بیماری میں، سل کی بیماری میں، اسہال کی بیماری میں، طاعون کے مرض میں فوت ہونے والے، طابِ علم، سفر حج میں انتقال کرنے والا، حالتِ نفاس میں مر جانے والی عورت اور دیگر کہ جس کی تفصیل کتاب میں مذکور ہے اس لیے شہادت کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا شہادت جہری اور شہادت سرّی یعنی اعلانیہ اور پوشیدہ یا شہادتِ حقیقی اور حکمی۔

اسی طرح شہید کو تین قسموں میں بھی تقسیم کیا گیا ہے۔ شہیدِ اصلی، شہیدِ دنیاوی اور شہیدِ فقہی جیسا کہ مترجم موصوف نے "شہادت اور شہید کی فضیلت" کے عنوان کے تحت علامہ شامی اور وہبہ ذہیلی کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی نے قطع نظر اس سے کہ وہ شہیدِ حقیقی ہو یا حکمی، اصلی ہو یا فقہی شہادت کے جتنے بھی اسباب تھے اُن کو جمع کرنے کی سعیِ بلیغ کی ہے جس کا برادرم مولانا حامد علیمی زید علمہٗ ومجدہ نے اُردو ترجمہ کیا اور اس کی اشاعت تک تعاون فرمایا موصوف جامعہ کراچی میں ریسرچ اسکالر ہونے کے ساتھ ساتھ کالج میں لیکچرار بھی ہیں، محنتی ہیں علم دین کا ذوق اور دین کا درد رکھتے ہیں۔ علم دین کی اشاعت کی یہ اُن کی پہلی کاوش نہیں ہے بلکہ ایک عرصے سے اس سلسلے میں مصروفِ عمل ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے ذوق میں مزید ترقی عطا فرمائے۔

الحمد للہ علیٰ اِحسانہ جمعیتِ اشاعتِ اہلسنت پاکستان اس کتابچے کو رجب المرجّب ۱۴۳۳ھ کی آمد پر اپنے مفت سلسلۂ اشاعت کی "۲۱۷" ویں کڑی کے طور پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔

مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی

انتساب

اپنی اِس خوبصورت سی کوشش کو اُن تمامی "شُہدائے اسلام" کے نام جنہوں نے وقت پڑنے پر اپنی جان کے نذرانوں سے "گلشنِ اسلام" کی آبیاری کی اور اُن کے نام جو وقت آنے پر اپنی جان پیش کریں گے، خصوصاً اُن تمام "شہیدوں اور غازیوں" کے نام جنہوں نے "مملکتِ خداداد پاکستان" کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی جانیں "جانِ آفرین" کے سپرد کیں اور قیامت تک کریں گے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَلَا تُحْرِمْنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عَنْ زِيَارَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ بِجَاهِ الرَّءُوْفِ الرَّحِيْمِ
عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْلِيْمِ آمین۔

لشکرِ اسلام کا ادنیٰ سپاہی
حامد علی علیمی

عرضِ مترجم

دینِ اسلام میں جان کی قربانی دینا اخلاص کے درجات میں سب سے بلند درجہ، ایمانِ کامل پر سچی دلیل، جنت میں دخول کا راستہ اور اللہ تعالیٰ کی رضا پانے کا ایک ذریعہ ہے۔ اُمتِ مسلمہ کو ہر زمانے میں قربانیوں کی ضرورت پڑی جن کے ذریعے ملک و قوم کا دفاع اور مقدس مقامات کی حفاظت کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شُہدا کے لیے ہمیشہ کی زندگی کو لکھ دیا اور اُن کے تمام گناہوں کو بخش دیا، اُن کے لیے جنت میں حضرات انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ٹھکانہ بنایا، جیسا کہ قرآن و سنت کے دلائل اس پر ناطق ہیں۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مختلف مواقع پر کئی خوش نصیبوں کے لیے فرمایا کہ "یہ شہید ہیں"، "اِن کے لیے شہید کا اجر ہے"، "یہ لوگ قیامت کے دن اس حال میں آئیں گے کہ اِن پر شُہدا کی مُہر ہو گی" یا "یہ لوگ قیامت کے دن شُہداء وصدیقین کے ساتھ ہونگے" وغیرہ وغیرہ، امام جلال الملّۃ والدّین عبد الرحمٰن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اُن تمام احادیثِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو، جن کی تعداد ۶۵ ہے، ایک کتاب میں جمع فرمایا اور اُس کا نام "ابواب السّعادۃ فی اسباب الشّہادۃ" رکھا۔ اس میں شہیدِ اصلی کے علاوہ شہیدِ فقہی بھی مذکور ہوئے ہیں، امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیثِ کریمہ سے تقریباً '۵۷' اسبابِ شہادت ذکر کیے ہیں۔

مُحقّق نجم عبد الرحمن خلف نے سات احادیث میں مذکور آٹھ اسباب مزید اضافہ کیے، اس طرح اسباب کی کل تعداد '۶۵' جبکہ احادیث کی تعداد '۷۲' ہوئی۔ مُحقّق نے ستمبر ۱۹۸۱ء میں اس رسالہ کو پہلی مرتبہ تحقیق و تخریج سے آراستہ کر کے شائع کیا، اس کا

دوسرا ایڈیشن ۱۹۸۷ء میں نکلا جسے مکتبۂ قیمہ، قاہرہ (مصر) نے شائع کیا، یہ ترجمہ اسی نسخہ کے مطابق ہے۔

اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ شیخ مُلّا علی قاری، علامہ ابن عابدین شامی اور صدر الشّریعہ وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم نے اس کا حوالہ دیا اور اپنی تصانیف میں اس سے اقتباسات نقل کیے۔

راقم الحروف ایک روز فہرست کتبِ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ دیکھ رہا تھا، علومِ حدیث کے تحت کُتُب میں نظر اِس رسالہ پر پڑی تو اس کا ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا اور بحمدہ تعالیٰ محض تین دن کی مختصر نشستوں میں کمپوزنگ کے ساتھ مکمل ہوا۔ کچھ احباب سے جب اس کا ذکر کیا تو یہ مفید مشورہ ملا کہ مزید اسباب، احادیث سے تلاش کر کے لکھے جائیں، جہاں مناسب ہو حاشیہ میں احادیث کی کچھ وضاحت کی جائے نیز اس کے ساتھ ساتھ شروع میں "شہادت" کی تعریف، فضیلت اور "شُہدا" کی اقسام اور اُن کے احکام کو بھی شامل کیا جائے تاکہ نفع عام کا سبب ہو جائے۔ چنانچہ توکُّلاً علَی اللہ یہ مزید کام شروع کیا گیا جو بحمدہ تعالیٰ مکمل ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ترجمہ کرتے وقت جو کام کیے گئے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

۲۔ حتیٰ المقدور ترجمہ کو آسان زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۳۔ قرآنی آیات کا ترجمہ مشہور ترجمۂ قرآن "کنز الایمان" سے کیا گیا ہے۔

۴۔ احادیثِ کریمہ کا عربی متن مع اعراب شاملِ متن کیا گیا ہے۔

۵۔ حاشیہ میں احادیث کریمہ کی تخریج مصادر اصلیہ سے کی گئی ہے۔

۶۔ مُحقّق کی اضافہ کردہ احادیث ۶۶ تا ۷۲ نمبر پر ذکر کی گئی ہیں۔

۷۔ جبکہ مترجم کی اضافہ کردہ احادیث ۷۳ تا ۸۷ نمبر پر ذکر کی گئی ہیں۔

۸۔ احادیثِ کریمہ پر حواشی کا اضافہ "فیض القدیر" اور "فتاویٰ رضویہ" وغیرہ جیسی کُتبِ جلیلہ سے کیا گیا ہے۔

۹۔ کُتبِ مصادر و مراجع کی فہرست کو آخر میں ذکر کیا گیا ہے۔

۱۰۔ یہ ترجمہ ایک تعارف، مقدمہ اور فہرست موضوعات پر مشتمل ہے۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

الحمد للہ تعالیٰ اس کو شائع کرنے کی سعادت "جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان" کے حصہ میں آئی، جو عرصۂ دراز سے مفت سلسلۂ اشاعت کے زیرِ اہتمام اب تک "۲۱۶" مختلف الموضوعات علمی واصلاحی کُتُب ورسائل شائع کرچکا ہے۔ یہ رسالہ اس سلسلہ کی ۲۱۷ ویں کڑی ہے۔

مَیں اس پورے مرحلہ میں علم دوست اور نہایت شفیق ومہربان اور اصاغر نواز شخصیت یعنی حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی (دامت فیوضاتہ العالیہ) کا نہایت شکر گزار ہوں جنہوں نے قیمتی حواشی وتخریج سے اِسے مزیّن فرمایا، اللہ تعالیٰ مفتی صاحب اور "جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان" کے تمامی رفقاء کو دین ودنیا کی بھلائیاں عطا فرمائے، انہیں سلامتیِ ایمان وصحّت اور عافیت کے ساتھ یونہی دین کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ان سب کوششوں کے باوجود مترجم کو اپنی کم علمی اور بے مائگی کا پورا اِحساس ہے لہٰذا اس ترجمہ میں جو حُسن وخوبی نظر آئے وہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور اسکے رسول مقبول ﷺ کی نظرِ کرم اور بزرگوں کا فیض ہے، نیز اس میں جو غلطی یا خامی نظر آئے وہ یقیناً مترجم کی طرف سے ہے اور اس سے مُصنِّف، مُحقّق اور جمعیت کے ارکان بالکل بری ہیں۔ اللہ تعالیٰ زلّتِ فکر و قلم سے محفوظ فرما کر اِصابتِ فکر و قلم عطا فرمائے، آمین!

بجاہ النبی الأمین ﷺ

الرّاجی إلی لطف ربّہ العمیمی حـــامد علی علیمی (غُفِرَ لَهٗ وَلِوَالِدَيْه)

۷/ جمادی الاولیٰ، ۱۴۳۳ھ بمطابق ۳۱/ مارچ، ۲۰۱۲ء، کراچی۔

تعارف شیخ الاسلام، حجۃ اللہ علی الارض

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمۃ

از قلم: مفتی ابو محمد اعجاز قادری اویسی

[نوٹ: شیخ الاسلام امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "حُسْنُ الْمُحَاضِرَةِ فِيْ تَارِيْخِ مِصْر وَالْقَاهِرَةِ" میں مجتہدین کے ذیل میں اپنے ذاتی حالات بھی تحریر کیے ہیں، ہم افادۂ عام کے لیے من و عن اسی کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔[1]]

نام و نسب:

عبد الرحمن بن کمال ابو بکر بن محمد بن محمد بن سابق الدین ابن الفخر عثمان بن ناظر الدین محمد بن سیف الدین خضر بن نجم الدین ابو الصلاح ایوب بن ناصر الدین محمد بن شیخ ہمام الدین خضیری اسیوطی۔

ولادت باسعادت:

میری (امام جلال الدین سیوطی کی) پیدائش ماہ رجب کے آغاز میں ہفتہ کے دن وقت مغرب کے بعد ۸۴۹ھ میں ہوئی، میری ولادت کے بعد مجھے والد گرامی کی زندگی میں ہی شیخ محمد مجذوب کی خدمت میں لے جایا گیا جو کہ "مشہد نفیسی" کے جلیل الشان اولیاء اللہ میں سے تھے، تو انہوں نے میرے لیے دعائے خیر و برکت فرمائی (کچھ عرصے بعد والد گرامی کے وصال ہو گیا) اور میری پرورش حالت یتیمی میں ہوئی۔

---

[1] مفتی ابو محمد اعجاز قادری صاحب زید علمہ وفضلہ نے تقریباً تعارف کے پندرہ صفحات لکھے ہیں تاہم یہاں اُن کی اجازت سے اس تعارف کو مختصراً پیش کیا جاتا ہے۔ مترجم

تعلیم و تربیت:

میں نے آٹھ سال سے بھی کم عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا پھر درجہ بدرجہ کتاب العمدۃ، منہاج الفقہ والاصول، کتاب اَلفیہ ابن مالک، وغیرہ بھی یاد کر لیں اور پوری توجہ کے ساتھ تحصیل علم میں مشغول ہو گیا۔

میری زندگی کا علمی سفر ۸۶۴ھ سے شروع ہوتا ہے۔ میں نے علم فقہ و نحو کو کثیر شیوخ و اساتذۂ کرام سے حاصل کیا، علم فرائض کو میراث کے یکتائے زمانہ عالم علامہ شہاب الدین شار مساحی سے حاصل کیا، جو کہ نہایت ضعیف العمر ہو چکے تھے اور ان کی عمر ایک اندازے کے مطابق سو سال سے متجاوز تھی، میں نے ان کی خدمت میں "کتاب المجموع" کی شرح کو پڑھا۔

مجھے ۸۶۶ھ میں عربی علوم کی تدریس کرنے کی اجازت مل گئی اور اسی سال سے میں تصنیف و تالیف کا بھی آغاز کر دیا، لہٰذا میری سب سے پہلی علمی کاوش "شرح الاستعاذۃ والبسملۃ" ہے۔ میں نے اسے لکھ کر اپنے استاد شیخ الاسلام علم الدین بلقینی کی خدمت میں پیش کیا، تو آپ نے کرم فرماتے ہوئے اس پر تقریظ لکھ کر رونق بخشی۔ میں ان (علم الدین بلقینی) کے وصال تک برابر علم فقہ میں ان سے استفادہ کرتا رہا، انتقال کے بعد ان کے بیٹے کی صحبت اختیار کر لی اور ان کی خدمت میں علم الدین بلقینی کی "التدریب" کو باب الوکالۃ تک پڑھا اور "الحاوی الصغیر" کا سماع کیا، نیز "منہاج" کی ابتداء سے کتاب الزکاۃ تک اور "التنبیہ" کی ابتداء سے باب الزکاۃ تک "الروضۃ" کا کچھ حصہ، تکملۂ شرح المنہاج للزرکشی کا کچھ حصہ، باب احیاء الموات سے وصایا وغیرہ تک کا سماع کیا۔

انہوں نے ۸۷۶ھ میں مجھے باقاعدہ تدریس وافتاء کی اجازت عطا فرمائی اور میرے لیے مہر بھی تیار کروائی۔

تصنیف وتالیف کا آغاز:

میں نے ۸۶۶ھ میں تصنیفی زندگی کا آغاز کیا اور اب تک میری تصانیف کی تعداد ۳۰۰ ہوچکی ہے اور یہ تعداد ان کے علاوہ ہے جسے میں نے دھوڈالا اور رجوع کرلیا ہے۔ میں نے بحمد اللہ شام، حجاز، یمن، ہند، مغرب، تکرور، کا سفر بھی کیا ہے، جب میں نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی، تو آبِ زمزم پیتے وقت یہ اُمور ملحوظ ومطلوبِ اجابت تھے کہ مجھے فقہ میں شیخ سراج الدین بلقینی اور حدیث میں حافظ ابن حجر کا سا مرتبہ مل جائے، (اللہ تعالی نے ان کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا، جیسا کہ آپ کی تصانیف اس بات پر شاہد وعادل ہیں)۔ مجھے اللہ تعالی کے فضل سے سات علوم میں تبحر عطا کیا گیا یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع۔

تصانیف وتالیف:

میری (امام جلال الدین سیوطی کی) تصانیف کے اسماء درج ذیل ہیں، جنہیں افادۂ عام کے لیے تحریر کررہاہوں:

☆ **فن تفسیر وقرأت اور اس سے متعلقہ تصانیف:**

الإتقان فی علوم القرآن — الألفیّة فی القراء ات العشر

الدر المنثور فی التفسیر المأثور — لباب النقول فی أسباب النزول،

تکملة تفسیر الشیخ جلال الدین المحلی، وغیرہ۔

☆ **فن حدیث اور اس سے متعلقہ تصانیف:**

کشف المغطّی فی شرح المؤطّا، — إسعاف المبطّا برجال المؤطّا،

التوشیح علی الجامع الصحیح، — الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج

تدریب الراوی — شرح ألفیة العراقی

شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور — أخبار الملائکة

أبواب السعادة فی اسباب الشهادة، وغیرہ۔

☆ فن فقہ اور اس سے متعلقہ تصانیف:

☆ **مختلف موضوعات ومسائل پر مکمل ومستقل تصانیف:**

الظفر بقلم الظفر — الاقتناص فی مسألة التّماصّ،

المصابیح فی صلاة التراویح — بسط الکفّ فی إتمام الصفّ،

فصل الکلام فی ذمّ الکلام — جزیل المواہب فی اختلاف المذاہب،

سیف النظار فی الفرق بین الثبوت والتکرار وغیرہ۔

نوٹ: امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی کتاب "حسن المحاضرة فی تاریخ مصر والقاهرة" سے آپ علیہ الرحمہ کی لکھی ہوئی خود نوشت کا ترجمہ (۱/۳۴۴-۳۳۵، دار احیاء الکتب العربیہ، بیروت) مکمل ہوا، اب ذیل میں ہم دیگر کتابوں سے کچھ مزید تعارف لکھ رہے ہیں۔

بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضری:

شیخ علامہ زکریا بن شیخ علامہ محمد محلی شافعی بیان کرتے ہیں:

’’مَیں نے اپنے چند مشکل اُمور کے سلسلے میں شیخ سیوطی سے عرض کی کہ آپ اپنے بعض شاگردین کے نام میرے لیے سفارشی دستاویز لکھ دیں، تو آپ نے

منع فرمایا، پھر بعد ازاں مجھے حضرت شیخ سیوطی کے تحریر کردہ ایک رقعہ کی زیارت نصیب ہوئی، تو اس میں لکھا تھا کہ انہیں ۷۰ سے زائد مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تھی (پھر میری سمجھ میں آیا کہ آپ نے سفارش سے کیوں منع فرمایا تھا اور ان تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ) جو ایسی عظیم نعمت و شان کا حامل ہو، تو وہ بھلا اُن کے غیر سے امداد و اعانت کیوں طلب کرے گا؟"

(النور السافر عن اخبار القرن العاشر، صفحہ ۹۱، دار صادر بیروت)

امام علامہ شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

"شیخ عبد القادر شاذلی نے کسی شخص کی سلطان قایتبای کے ہاں سفارش کے لیے شیخ سیوطی علیہ الرحمہ کو خط لکھا، تو جواباً آپ نے فرمایا:

"اے میرے بھائی! مجھے اب تک حالت بیداری و خواب دونوں میں قریباً ۷۵ مرتبہ جمال جہاں آرائے نبی کریم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہو چکا ہے، اگر مجھے اس سعادت سے محرومی کا خوف نہ ہوتا، تو میں تمہارے ساتھ خود سلطان کے قلعے میں جا کر اس بارے میں سفارش کرتا لیکن میں تو خادمینِ حدیث رسول امین سے ہوں اور مجھے محدثین کرام کی ضعیف شمار کردہ احادیث کی تصحیح کے لیے اس ملاقات کی سعادت و ضرورت ہوتی ہے اور اس بات میں کوئی شک تک نہیں کہ تمہارے نفع سے یہ نفع زیادہ قیمتی ہے۔"

(سعادت الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین، للنبہانی، صفحہ ۴۳۸، دار الفکر، بیروت)

سیدی امام اہل سنت امام احمد رضا خاں حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

"خاتم حفاظ الحدیث، امام جلیل جلال الملۃ والدین سیوطی قدس سرہ العزیز ۷۵

بار بیداری میں جمال جہاں آرائے حضور پُرنور سید الانبیاء ﷺ سے بہرہ وَر ہوئے، بالمشافہ حضور اقدس ﷺ سے تحقیقاتِ حدیث کی دولت پائی، بہت احادیث کی کہ طریقہ محدثین پر ضعیف ٹھہر چکی تھیں، تصحیح فرمائی، جس کا بیان عارف ربانی امام العلامہ عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی کی میزان الشریعۃ الکبریٰ میں ہے۔

(فتاوی رضویہ، ج ۵، صفحہ ۴۹۳، رضا فاونڈیشن لاہور)

وفات:

آپ علیہ الرحمہ سات دنوں تک ہاتھ کے ورم میں مبتلا رہ کر ۱۹ جمادی الاولیٰ بروز جمعہ ۹۱۱ھ کو "روضۃ المقیاس" میں واصل بحق ہوئے، آپ نے قریباً ۶۱ سال دس مہینے اور ۱۸ دن کی زندگی پائی۔

آپ علیہ الرحمہ کو باب القرافہ کے باہر "قوصون" کے مقام پر دفن کیا گیا، جامع اُموی دمشق میں ۸ رجب بروز جمعہ ۹۱۱ھ میں غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ کہا گیا کہ غسل دینے والے نے آپ کی قمیص و جبہ کو لے لیا تھا، پھر بعد میں اس سے کسی اہل محبت نے ۵ دینار میں قمیص بطور تبرک خرید لی اور جبہ کو بھی اسی طرح ۳ دینار میں لیا گیا۔

(الکواکب السائرۃ باعیان المائۃ العاشرۃ، للغزی، ۲/۲۳۱، دار الکتب العلمیہ)

شہادت اور شہید کی فضیلت

قرآن کریم کی روشنی میں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ○﴾[1] ترجمہ: ”اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں“۔

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ يُرْزَقُوْنَ○﴾[2] ترجمہ: ”اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہر گز انہیں مُردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں“۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰي مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّةَ ۭ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ ۣ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ○﴾[3]
ترجمہ: ”بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنّت ہے اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں اس کے ذمّہ کرم پر سچا وعدہ توریت اور انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ

1۔ البقرۃ: ۲/۱۵۴۔

2۔ آلِ عمران: ۳/۱۶۹۔

3۔ التّوبة: ۹/۱۱۱۔

قول کا پورا کون تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے کی جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے“۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَي اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا○﴾[4]
ترجمہ: ”اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمّہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے“۔

حدیث کی روشنی میں:

شُہدا زندہ ہیں اُن کی حیات عقل نہیں بلکہ وحی سے جانی جاسکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنّت میں جانے کے بعد کوئی دنیا میں لوٹنا اور اس کی اشیاء کو پانا پسند نہیں کرے گا سوائے شہید کے، وہ تمنا کرے گا کہ دنیا کی طرف دس بار لوٹایا جائے پھر مار دیا جائے، اُس اکرام کی وجہ سے جو وہ (وقتِ شہادت) دیکھتا ہے“۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک شہید کے لیے اللہ تعالیٰ کے دربار میں چھ انعامات ہیں: اُس کے بدن سے خون نکلتے ہی اُس کی بخشش کر دی جاتی ہے، جنت میں وہ اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے، اور اُسے ایمان کے زیور سے آراستہ کر دیا جاتا ہے، حوروں سے اُس کا نکاح کرا دیا جاتا ہے، عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے، قیامت کی ہولناکی سے مامون رکھا جاتا ہے، اُس

4۔ النّساء: ۴/۱۰۰۔

کے سر پر یاقوت کا تاجِ عزّت پہنایا جاتا ہے جو دینا ومافیہا سے بہتر ہوتا ہے، بہتر حوروں سے نکاح کرایا دیا جاتا ہے اور یہ کہ اُس کے اقربا سے ستّر کے حق میں اُسے شفیع بنایا جائے گا"۔[5]

اور ارشاد فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے! میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں لڑوں اور قتل کر دیا جاؤں پھر لڑوں اور پھر قتل کر دیا جاؤں"۔[6]

شہید کے لیے بشارتیں:

شہید کے لیے مندرجہ ذیل بشارتیں آئی ہیں:

۔اللہ تعالیٰ شہید کے لیے جنّت کا ضامن ہے۔
۔شہید اُن نعمتوں میں ہو گا جنہیں اُس نے کبھی نہ دیکھا ہو گا۔
۔شہید اُن فرشتوں کے ساتھ ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔

5۔ سُنَن الترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب فی ثواب الشّهيد، برقم: ۱۶۶۳، ۲/ ۵۴۴۔
أيضاً سُنَن ابن ماجه، کتاب الجهاد، باب فضل الشّهادة فی سبيل الله، برقم: ۲۷۹۹، ۳/ ۳۶۳۔۳۶۴۔
6۔صحيح البخاری، کتاب الجهاد والسّير، باب تمنّی الشّهادة، برقم: ۲۷۹۷، ۲/۲۲۳۔
أيضاً صحيح مسلم، باب فضل الجهاد والخروج فی سبيل الله، برقم: ۸۹۸، ۴/۱۰۶۔(۱۸۷۶)۔
أيضاً سُنَن النّسائی، کتاب الجهاد، باب تمنّی القتل فی سبيل الله، برقم: ۳۱۴۹، ۳/ ۶/ ۳۳۔
أيضاً سُنَن ابن ماجة، کتاب الجهاد، باب فضل الجهاد فی سبيل الله، برقم: ۲۷۵۳، ۳/ ۳۲۴۔
أيضاً المسند للإمام أحمد، ۲/ ۲۳۷۔
أيضاً كشف الأستار، کتاب الجهاد، باب الشّهادة وفضلها برقم: ۱۷۰۹، ۲/۲۸۱۔

۔شُہداء زندہ ہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رزق دیے جاتے ہیں۔
۔شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں سوائے دَین کے۔
۔شہیدِ بحر کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
۔شُہداء انبیاء، صدیقین اور صالحین کے ساتھ ہونگے۔
۔شہید عذابِ قبر سے بچایا جائے گا۔
۔ستّر حوروں سے اُس کی شادی کرائی جائے گی۔
۔قیامت کی ہولناکی سے اَمن میں ہو گا۔
۔شہید کے سر پر یاقوت کا تاجِ عزّت رکھا جائے اور ایمان کے زیور سے آراستہ کیا جائے گا۔
۔شہید کی شفاعت، اُس کے گھر کے ستّر (۷۰) افراد کے حق میں قبول کی جائے گی۔

شہید کی تعریف:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے "فتح الباری"[7] میں شہید کی وجہِ تسمیہ کے بارے میں مندرجہ ذیل اَقوال ذِکر کیے جاتے ہیں:

۱۔اس لیے کہ اُس کے شہید ہونے پر ایک گواہ ہوتا ہے۔
۲۔ابن انباری نے کہا: اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اُس کے لیے جنّت کی گواہی دیتے ہیں۔
۳۔اس لیے کہ وہ روح نکلتے وقت اُن انعامات کو دیکھتا ہے جو اُس کے لیے تیار کیے گئے ہیں۔

7۔ فتح الباری، کتاب الجهاد والسّير، باب الشّهادة سبع سوى القتل، برقم: ۲۸۳۰، ۶/۷/ ۵۳۔

۴۔ اس لیے کہ اُس کے لیے جہنم کی آگ سے امان کی گواہی دی گئی ہے۔

۵۔ نضر بن شمیل نے کہا: اس لیے کہ شہداء زندہ ہیں گویا کہ اُن کی روحیں شاہد یعنی حاضر ہیں۔

۶۔ اس لیے کہ اُس کی موت کے وقت صرف رحمت کے فرشتے ہی آتے ہیں۔

۷۔ اس لیے کہ وہ قیامت کے دن رسولوں کی تبلیغِ دین کی گواہی دینے والا ہو گا۔

۸۔ اس لیے کہ فرشتے اُس کے حُسنِ خاتمہ کی گواہی دیتے ہیں۔

۹۔ اس لیے کہ انبیائے کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام اُس کی عمدہ پیروی کرنے کی گواہی دیں گے۔

۱۰۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی حُسنِ نیت اور اخلاص کی گواہی دینے والا ہے۔

۱۱۔ اس لیے کہ وہ اپنی موت کے وقت فرشتوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔

۱۲۔ اس لیے کہ وہ دنیاوآخرت کے ملکوت کا مشاہدہ کرتا ہے۔

۱۳۔ اس لیے کہ اُس کے لیے جہنم سے امان کی گواہی دی گئی ہے۔

یا۱۴۔ اس لیے کہ اُس پر ایک گواہی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ نجات پا گیا۔"

اسکے علاوہ بھی اقوال ہیں، مذکورہ بالا اقوال میں حصر نہیں، جو چاہے اضافہ کر سکتا ہے۔

شہید کی اَقسام:

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ "فتاویٰ شامی"[8] میں اور ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی "الفقہ الاسلامی وادلّتہ"[9] میں لکھتے ہیں: شہدا کی تین اقسام ہیں:

---

[8] ردّ المحتار علی الدرّ المختار، کتاب الصّلوٰۃ، باب الشّھید، مطلب فی تعداد الشّھداء، ۳/۱۹۴۔

[9] الفقہ الاسلامی وادلّتہ، المبحث الثّامن، المطلب الرّابع، ۲/۱۰۸۸۔۱۰۸۹۔

۱۔ شہیدِ اصلی ۲۔ شہیدِ دنیا ۳۔ شہیدِ آخرت

۱۔ شہیدِ اصلی: اسے شہیدِ کامل بھی کہتے ہیں، یعنی دنیا اور آخرت کا شہید۔ دنیاوی شہادت یہ ہے کہ اُسے نہ کفن دیا جائے گا اور نہ غسل جبکہ خون کے سوا کوئی اور نجاست نہ ہو، اُخروی شہادت یہ ہے کہ اُسے آخرت میں ثوابِ خاص ملے گا جس کا اُس سے وعدہ کیا گیا ہے۔

۲۔ شہیدِ دنیا: اگر دنیوی غرض کے لیے قتال کیا، یا پیٹھ دکھا کر بھاگتے ہوئے مارا گیا، یا ریا کاری سے قتال کیا، تو صرف دنیاوی شہید ہے، اُس پر دنیا میں شہید کے احکام جاری ہونگے، مثلاً نہ غسل دیا جائے یہ قسم شوافع کے نزدیک ہے، نیز اس کے لیے آخرت میں کوئی اجر نہیں۔

۳۔ شہیدِ آخرت: اسے شہیدِ فقہی بھی کہتے ہیں، یعنی دنیاوی احکام میں تو شہید شمار نہیں کیا جائے گا کیونکہ اسے غسل وکفن دیا جائے گا اور نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔ مثلاً جو شخص ظلماً قتل کیا گیا ہو، یا حق کی سربلندی کے لیے قتال کیا حتیٰ کہ قتل کر دیا گیا ہو، یا دارِ حرب میں مرنے والا وغیرہ۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے "فتاویٰ شامی"[10] میں شُہداءِ فقہی کی تعداد کے بارے میں پچاس کا عدد نقل کیا ہے، جبکہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے "مشکوٰۃ" کی شرح

---

[10] ردّ المحتار علی الدرّ المختار، کتاب الصّلوٰۃ، باب الشّھید، مطلب فی تعداد الشّھداء، ۳/۱۹۴۔۱۹۶۔

"مرآۃ" میں تقریباً اَسّی کی تعداد کی طرف اشارہ کیا ہے۔ آنے والے صفحات میں احادیث کریمہ سے جو اقسام میسر ہوئیں انہیں بیان کیا جائے گا۔

شہید کے احکام: مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کُتُبِ فقہ سے شہید کے کچھ احکام ذِکر کر دیے جائیں چنانچہ صدر الشّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

مسئلہ 1: اصطلاحِ فقہ میں شہید اُس مسلمان عاقل بالغ طاہر کو کہتے ہیں جو بطورِ ظلم کسی آلۂ جارحہ سے قتل کیا گیا اور نفس قتل سے مال نہ واجب ہوا ہو اور دنیا سے نفع نہ اُٹھایا ہو۔ شہید کا حکم یہ ہے کہ غسل نہ دیا جائے ویسے ہی خون سمیت دفن کر دیا جائے[11]۔ تو جہاں یہ حکم پایا جائے گا فقہاء اُسے "شہید" کہیں گے ورنہ نہیں، مگر شہید فقہی نہ ہونے سے یہ لازم نہیں کہ شہید کا ثواب نہ پائے صرف اس کا مطلب اتنا ہو گا کہ غسل دیا جائے وبس۔

مسئلہ 5: آلۂ جارحہ وہ جس سے قتل کرنے سے قاتل پر قصاص واجب ہوتا ہے یعنی جو اعضا کو جُدا کر دے جیسے تلوار، بندوق کو بھی آلۂ جارحہ کہیں گے۔ (ردّالمحتار)[12]

مسئلہ 16: شہید کے بدن پر جو چیزیں از قسم کفن نہ ہوں اُتار لی جائیں مثلاً پوستین، زرہ، ٹوپی، ہتھیار، روئی کا کپڑا اور اگر کفن مسنون میں کچھ کمی پڑے تو اضافہ کیا جائے اور پاجامہ نہ اُتارا جائے اور اگر کمی ہے مگر پورا کرنے کو کچھ نہیں تو پوستین اور روئی کا کپڑا نہ

---

11 الدرّ المختار شرح تنویر الأبصار، کتاب الصّلوٰۃ، باب الشّھید، ص۱۲۴۔

12 ردّ المحتار علی الدرّ المختار، کتاب الصّلوٰۃ، باب الشّھید، مطلب فی تعداد الشّھداء، ۱۸۹/۳۔

اُتاریں۔ شہید کے سب کپڑے اُتار کر نئے کپڑے دینا مکروہ ہے۔ (عالمگیری، ردّ المحتار)[13]

مسئلہ 17: جیسے اور مُردوں کو خوشبو لگاتے ہیں شہید کو بھی لگائیں شہید کا خون نہ دھویا جائے خون سمیت دفن کریں اور اگر کپڑے میں نجاست لگی ہو تو دھو ڈالیں۔ (عالمگیری)[14]

مسئلہ 18: شہید کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے۔ (عامہ کتب، شامی)[15]

(ملاحظہ ہو "بہارِ شریعت"، شہید کا بیان، ۱/ ۴/ ۸۶۱۔۸۶۳)

کن لوگوں سے قبر میں سوال نہیں کیا جائے گا؟

"فتاویٰ شامی" فرماتے ہیں:

"آٹھ لوگوں سے اُن کی قُبور میں سوال نہیں کیا جائے گا: ۱) شہید۔ ۲) اسلامی سرحد پر نگہبانی کرنے والا۔ ۳) طاعون سے مرنے والا۔ ۴) طاعون کے وقت کسی اور بیماری سے مرنے والا جبکہ صبر کرے اور ثواب کی نیت کرے۔

۵) صدیق۔ ۶) نابالغ بچے۔ ۷) جمعہ کے دن یا رات میں مرنے والا اور ۸) ہر رات سورۂ ملک کی تلاوت کرنے والا۔ بعض کے مطابق سورۂ حم سجدہ کی تلاوت کرنے والا اور

---

13 الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصّلوٰۃ، باب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السّابع، ۱۶۸/۱۔

أیضاً ردّ المحتار علی الدرّ المختار، کتاب الصّلوٰۃ، باب الشّھید، مطلب فی تعداد الشّھداء، ۱۹۱/۳۔

14 الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصّلوٰۃ، باب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السّابع، ۱۶۸/۱۔

15 الدرّ المختار شرح تنویر الأبصار، کتاب الصّلوٰۃ، باب الشّھید، ص۱۲۴۔

بیماری میں سورۂ اخلاص کی تلاوت کرنے والا۔ شارح نے اشارہ فرمایا کہ ان میں انبیائے کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کا اضافہ کیا جائے کیونکہ وہ صِدّیقین سے بہتر ہیں۔"

علمائے کرام وفقہائے عظام نے صراحت فرمائی ہے کہ جس شخص میں اَسبابِ شہادت میں سے جتنے زیادہ اسباب جمع ہونگے اُس کا درجہ دیگر شُہدا میں اُتنا ہی بلند و بالا ہو گا، مثلاً: ایک شخص طاعون کی بیماری سے مرا۔ دوسرا شخص بھی طاعون سے مرا لیکن وہ جمعہ کے دن یا اُس کی رات میں مرا، تو یہ پہلے سے درجہ میں بلند ہو گا کیونکہ اس میں دو سبب جمع ہوئے، وعلیٰ ہٰذا القیاس۔

اگرچہ شہیدِ اصلی و شہیدِ فقہی دونوں "شہادت" میں شریک ہیں، تاہم مقام و مرتبہ اور اَجر و ثواب میں دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ مثلاً اسے یوں سمجھئے کہ ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنا ایک تہائی قرآن کریم پڑھنے کی طرح ہے، اب ایک شخص تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتا ہے اور دوسرا شخص پورا قرآن کریم پڑھتا ہے تو دونوں کے اجر و ثواب کا فرق واضح ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

اَبْوَابُ السَّعَادَةِ فِی اَسْبَابِ الشَّهَادَةِ

شہادت کی فضیلت اور اُس کے اَسباب

وَهُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْل

(وہی میرے لیے کافی اور اچھا کارساز)

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے، جس نے اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہا سعادت کے دروازے کھول دیے اور جسے چُن کر سعادت مند بنایا اُسے مرتبۂ شہادت کے اسباب عطا کیے۔ درود وسلام ہو ہمارے آقا و مولیٰ محمد (ﷺ) پر جن کے بے شمار خصائص کو کوئی شمار کرنے والا شمار نہیں کر سکتا اور آپ کی آل، اصحاب، مددگار اور لشکر پر بھی ہو۔

اما بعد: (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) مَیں نے اسبابِ شہادت اور جس کے لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "یہ شہید ہے" یا "اِس کے لیے شہید کا اَجر ہے" کے بارے میں وارد احادیث کو تلاش کرنے کا ارادہ کیا تو اِس رسالہ میں تمامی احادیث کو جمع کر ڈالا[16] اور اس کا نام "اَبْوَابُ السَّعَادَةِ فِي اَسْبَابِ الشَّهَادَةِ" رکھا۔

وہ احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ [17] [18]

[16] یہاں مُحقِّق نے سات احادیث میں آٹھ دیگر اسباب کو ذِکر کیا ہے جنہیں مؤلف علیہ الرحمۃ کے ذکر کردہ اسباب کے بعد حدیث نمبر ٦٦ تا ٧٢ کے عنوان کے ذکر کیا۔

[17] صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب فضل التهجير اِلیٰ الظّهر، برقم: ٦٥٣، ١/ ١٠٨۔ و کتاب الجهاد، باب الشّهادة سبع سوی القتل، برقم: ٢٨٢٩، ٢/٢٣١۔

[18] صحیح مسلم، کتاب الاِمارة، باب بیان الشُّهداء، برقم: ٤٩٧٥/ ١٦٤۔ (١٩١٤)، ص٩٤٦۔

)) :

)) [19].

۱۔ بخاری و مسلم نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شہداء پانچ ہیں: پیٹ کے مرض سے مرنے والا، طاعون سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، دب کر مرنے والا اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا"۔

۲۔ " " [20] [21] [22]

" " [23] " "

)) :

((:

)) :

[19] مشكاة المصابيح، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض وثواب المرض، برقم: ١٥٤٦۔ (٧٤)، ١۔ ٢/ ٢٩٧۔

[20] المؤطاء للاِمام مالك، كتاب الجنائز، باب النّهى عن البكاء على الميت، برقم: ١٦/ ١٢/ ٢٧٩، ص١٦٥۔ ١٦٦۔

أيضاً سنن أبي داود، كتاب الجنائز، باب فضل من مات فى الطّاعون، برقم: ٣١١١، ٣/ ٣١٥۔ ٣١٦۔

[21] المسند للاِمام احمد، ٥/ ٤٤٦۔

[22] سُنَن النّسائى، كتاب الجنائز، باب النّهى عن البكاء على الميت، برقم: ١٨٤٢، ١٤/ ٤/ ٢۔ ١٥

[23] الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان، كتاب الجنائز، فصل فى الشّهيد، برقم: ٣١٧٩ و ٣١٨٠، ٤/ ٥/ ٧٦۔ ٧٧۔

)).

۲۔ امام مالک نے "موطا" میں، امام احمد، ترمذی، نسائی نے، حاکم نے "مستدرک" میں جبکہ ابن حبان اور بیہقی نے "شعب الایمان" میں جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم شہادت کسے سمجھتے ہو"؟ صحابہ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جانے کو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس کے سوا سات شہادتیں اور ہیں: جو طاعون سے مرا شہید ہے، جو ڈوب کر مرا شہید ہے، جو ذات الجنب[24] میں مرا شہید ہے، جو پیٹ کی بیماری میں مرا شہید ہے، جو جل کر مرا شہید ہے[25]، جس کے اوپر دیوار وغیرہ گر پڑے اور مر جائے شہید ہے اور وہ عورت جو حمل کی وجہ سے مرے شہید ہے" ابن اثیر نے کہا: اس سے مراد وہ عورت

24 "اردو لغت" میں ذات الجنب اور اس کے ذیل میں ہے:

"ذات الجنب: درد جو پسلیوں کی اندرونی سطح پر منڈھی جھلی کے متورم ہونے سے ہوتا ہے۔

ذات الریہ: پھیپھڑے کا ورم جس میں بخار شدید ہوتا ہے اور تنگیٔ نفس کی شکایت ہوتی ہے، نمونیا۔

ذات الصّدر: ایک بیماری جس میں سینے کی درمیانی ہڈی سے متّصل حصے پر ورم ہو جاتا ہے۔

ذات العرض: ریڑھ کی ہڈی کے بالائی حصے کے مہروں سے متّصل ورم آجاتا ہے۔"

(اردو لغت، ترقی اردو بورڈ، کراچی، جلد ۱۰، ص ۲۸۱۔۲۸۲)

25 بظاہر اس میں آگ سے جل کر مرنے والا مراد ہے، لیکن اگر عموم رکھا جائے تو تیزاب، بجلی، کیمیکل، پاؤڈر، گیس، بم دھماکہ اور سورج کی حرارت وغیرہ اشیاء سے جل کر مرنے والا بھی شامل ہو جائے گا، واللہ واسع المغفرۃ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہے جس کا انتقال ایسی حالت میں ہو کہ اسکے پیٹ میں بچہ ہو، ایک قول کنواری مرنے کا بھی ہے۔

۳. " "

: ((

))[26].

۳۔ ابو نعیم نے "حلیہ" میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: "عورت استقرارِ حمل سے وضعِ حمل تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسلامی سرحد پر نگہبانی کرنے والے کی طرح ہے، اگر اسی دوران مر گئی تو اس کے لیے شہید کا اجر ہے"۔

٤. " "[27]

: (( )) :

: ((

))[28].

۴۔ طبرانی نے "معجم کبیر" میں سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم شہید کسے سمجھتے ہو"؟ صحابہ نے عرض کی: جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مار دیا

26 حلية الأولياء، ترجمة (٢٧٦) سعيد بن جبير، برقم: ١٥١٧، ٤/٢٥٦۔

27 المعجم الأوسط، للطبرانی، من اسمه أحمد، برقم: ١، ١٢٤٣

28 صحيح مسلم، برقم: ٤٩٧٦ و ٤٩٧٧/ ١٦٥۔ (١٩١٥) ص ٩٤٦، عن أبي هريرة۔

جائے، فرمایا: "پھر تو میری اُمّت کے شہید کم ہونگے، اللہ کی راہ میں مارا جانا شہادت ہے، طاعون سے مرنا شہادت ہے، نفاس سے مرنا[29] شہادت ہے، جل کر مرنا شہادت ہے، ڈوبنے سے مرنا شہادت ہے، سِل کی بیماری[30] سے مرنا شہادت ہے اور پیٹ کے مرض سے مرنا شہادت ہے۔

قرطبی[31] نے کہا: پیٹ کے مرض سے مرنے کے بارے میں اختلاف ہے اور علماء کے اِس بارے میں دو قول ہیں کہ اِس سے مراد استسقا ہے یا اِسہال[32]۔

---

29 یعنی: حالتِ نفاس میں مرنا، یا یہ کہ نفاس کا خون بند نہ ہونے کی وجہ سے مرنا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

30 "سِلّ" یا "سُلّ": ایک متعدی اور مہلک بیماری جس میں عموماً پھیپھڑوں کی کھانسی کے ساتھ بدن کو گھُلا ڈالنے والا بُخار ہو جاتا ہے۔

(اُردو لُغت، ترقی اردو بورڈ، کراچی، جلد ۱۱، ص ۸۸۰، دیکھیے قاموس، مادہ "سل")

31 التذکرة بأحوال الموتی وأمور الآخرة، فصل من مات مریضاً مات شهیداً، ص ۴۲۵۔

32 اِستسقا: فنِ طب میں اس سے مراد: مرض جلندھر جس میں مریض کی پیاس بہت بڑھ جاتی ہے، جسم کے بعض اندرونی اعضا (پیٹ، گردہ، فوطہ، قلب، دماغ یا پھیپھڑوں کے جوف یا جھلی) میں رطوبت بھر جانے کا مرض۔ (اُردو لُغت، ترقی اردو بورڈ، کراچی، جلد ۱، ص ۴۵۰)۔

اِسہال: دست آنے کی بیماری، پتلا پاخانہ، اس کی تقریباً مختلف انیس اقسام ہیں: بحرانی، بلغمی، تہیجی، خاثری، دماغی، دَمَوی، دُودی، دَوری، ذُوبانی، صدیدی، عِوضی، غُسالی، قیحی، کَبِدی، لحمی، مَصَلی، مِعَوی، وَرَمی وغیرہ۔ (اُردو لُغت، ترقی اردو بورڈ، کراچی، جلد ۱، ص ۵۰۴۔۵۰۵، ملخصًا)۔

٥. :

: (( )) :

!)) :

))[33].

۵۔ امام احمد نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری اُمّت نیزے اور طاعون سے فنا ہو گی" عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! اس نیزے کو تو ہم جانتے ہیں پر طاعون سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: "تمہارے دشمن جنات کا نیزہ[34] ہے اور ہر ایک میں شہادت ہے"۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان مطلق ہے، لہٰذا اگر اس میں پیٹ کے دیگر امراض بھی شامل کر لیے جائیں تو رحمتِ الٰہی سے اُمید کہ اُن سے مرنے والے بھی اس نوید کے مستحق ٹھہریں گے، واللہ تعالیٰ اعلم۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے "شرح مسلم" میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

33 المسند للإمام أحمد، ۱۲۸/۴۔۱۲۹۔ أيضاً: الرّوض الدّانی، باب من اسمه أحمد، برقم: ۱۲۸، ۱/۱۰۴۔

أيضاً: المعجم الأوسط للطبرانی، من اسمه أحمد برقم: ۲۲۷۳، ۱/۶۱۹۔

أيضاً: المعجم الصّغیر للطّبرانی، باب من اسمه أحمد ۱/۵۰۔

34 مرآة المناجیح، جلد ۲، ص ۳۹۷، میں "اشعة اللمعات" اور "مرقاة" سے نقل ہے: "طاعون طعن سے بنا ہے بمعنی نیزہ مارنا، چونکہ اس بیماری میں مریض کو پھوڑے یا زخم سے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اسے کوئی نیزے مار رہا ہے، سوئیاں چبھو رہا ہے اس لیے اسے طاعون کہا جاتا ہے، یہ مشہور وبائی بیماری ہے۔ چونکہ در حقیقت اس مرض میں بیمار کو جنات نیزے مارتے ہیں اس لیے اس میں شہادت کا ثواب ہے۔"

٦. " " .

٦۔ طبرانی نے "معجمِ اوسط" میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کے مثل روایت کیا۔[35]

٧. " "

:))

: :

)).[36]

٧۔ طبرانی نے "معجمِ کبیر" میں عتبہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "(قیامت کے دن) شُہداء اور طاعون سے مرنے والے آئیں گے، پس طاعون والے کہیں گے: ہم شہید ہیں، تو کہا جائے گا: دیکھو اگر ان کے زخم شُہداء کے زخموں کے مشابہ ہیں - جن سے مُشک کی بُو کی طرح خون بہتا ہو گا - تو یہ شُہداء ہیں، تو فرشتے انہیں اسی طرح پائیں گے"۔

٨. [37] [38] .

٨۔ امام احمد ونسائی نے عرباض بن ساریہ سے اسی کی مثل روایت کیا۔

[35] المعجم الكبير للطّبرانى، ١١٨/١٧۔١١٩، أيضاً: المسند للإمام أحمد، ١٨٥/٤۔

[36] المُسنَد للإمام أحمد، ١٨٥/٤۔

[37] المسند للإمام أحمد، ١٢٨/٤۔١٢٩۔

[38] سُنَن النّسائى، كتاب الجهاد، باب مسألة الشّهادة، برقم: ٣١٦١، ٣٨/٦/٣۔

٩. [39] :

))

)).

٩۔ امام بخاری ونسائی نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا آپ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں پوچھا، آپ ﷺ نے بتایا کہ "یہ عذاب تھا، اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا اِسے بھیجتا تھا اور مؤمنوں کے لیے اِسے رحمت بنایا ہے، تو جو کوئی شخص طاعون کے وقت، اپنے شہر میں صابر ثواب کے لیے ٹھہرا رہا یہ جانتے ہوئے کہ اسے صرف وہی چیز پہنچے گی جو اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے لکھ دی ہے تو اُس کے لیے شہید کا اَجر ہے"۔

١٠.

:))

)).[40]

[39] صحيح البخارى، كتاب الأنبياء، باب أجر الصّابر فى الطّاعون، برقم: ٥٧٣٤، ٢٦/٤۔
أيضاً: المسند للإمام أحمد، ٦٤/٦۔

[40] المسند للإمام أحمد، ٣٦٠/٣۔

۱۰۔ امام احمد نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو طاعون کے بارے میں فرماتے سُنا: ”طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہی ہے جیسے جہاد میں کافروں کو پیٹھ دے کر بھاگنے والا، تو جس نے اس میں صبر کیا اُس کے لیے شہید جیسا اَجر ہے“۔

.١١ " " :

(( )).[41]

۱۱۔ عبد الرزاق نے ”مصنّف“ میں مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آپ نے فرمایا: ”چار چیزیں مسلمانوں کے لیے شہادت ہیں، طاعون، نفاس، ڈوبنا اور پیٹ کا مرض“۔

.١٢

: (( )).[42]

۱۲۔ طبرانی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ذات الجنب سے مرنے والا شہید ہے“۔

.١٣ :

: (( )).[43]

---

41 المصنَّف لعبد الرزاق، کتاب الجهاد، باب الشّهيد، برقم: ۹۶۳۸، ۵/ ۱۸۳۔

42 مجمع الزّوائد، کتاب الجنائز، باب فی ذات الجنب، برقم: ۳۸۸، ۳/ ۴۰، وقال رواه الطبرانی فی الکبير۔

43 سُنَن ابن ماجة، کتاب الجنائز، باب فی من مات غريباً، برقم: ۱۶۱۳، ۲/ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔

۱۳۔ ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اجنبی (مسافر) کی موت شہادت ہے“[44]۔

.١٤ " " :

: (( )).[45]

۱۴۔ صابونی نے ”مائتین“ میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسافر کی موت شہادت ہے“۔

.١٥ " " :

: (( )).[46]

---

44 فیض القدیر میں ہے: ”مسند فردوس“ میں یہ الفاظ زائد ہیں: جب اُس کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اِدھر اُدھر نامانوس لوگوں کو دیکھتا ہے، اپنے اہل وعیال کو یاد کر کے سانسیں لیتا/ آہیں بھرتا ہے تو ہر سانس کے بدلے اللہ تعالیٰ اُس کی بیس لاکھ خطائیں مٹاتا اور اُس کے لیے بیس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے خطیب بغدادی نے کہا: یہ وہ شخص ہے جو کسی نیک یا جائز کام مثلاً تجارت وغیرہ کے لیے پردیس گیا اور وہاں اجنبی وتنہا، اپنے ربّ کی طرف سے آئی ہوئی پریشانی پر سر جھکاتے ہوئے مرا، لہٰذا وہ اِس آنے والے مشکل کی وجہ سے شہید ہے۔

45 قال المحقق: ذکره الکتانی فی "الرسالة المستطرفة"، ص۱۰۵۔

46 جمع الجوامع للسّيوطی، حرف الحاء، برقم: ۱۱۴۱۸، ۴/ ۲۲۵۔ أيضاً، کنز العمال، کتاب الجهاد، الفصل الثّانی فی الشّهادة الحکمية، برقم: ۱۱۱۷۷، ۲/ ۴/ ۱۷۸ بلفظه (فر عن أنس رضی الله عنه) وبرقم: ۱۱۲۲۲، ۲/ ۴/ ۱۸۲، بلفظ: المحمومُ شهيدٌ، (الدّيلمی عن أنس)۔

۱۵۔ دیلمی نے ''مسندِ فردوس'' میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار شہادت ہے''۔

.١٦

: ((

[47].((

۱۶۔ ابویعلیٰ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا: ''جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی سواری سے گرا اور مر گیا تو وہ شہید ہے''۔

.

: ((

[48].((

۱۷۔ طبرانی نے سلمان رضی اللہ عنہ نے سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا: ''ایک دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسلامی سرحد پر نگہبانی کرنا ایک ماہ کے

---

47 مُسنَد أبي يعلىٰ، مُسنَد عقبه بن عامر الجهنى، برقم: ۱۹/۱۷۵۲،ص ۴۰۹۔۴۱۰۔ أيضاً، اتحاف الخيرة، كتاب الجهاد، باب فضل الجهاد، برقم: ۶،۵۸۷۵/ ۲۷۲۔۲۷۳۔

48 المطالب العالية، كتاب الجهاد، باب فضل الرّباط، برقم: ۱۹۶۸، ۵/ ۴۲۸، عن عبادة بن الصّامت رضى الله عنه۔ أيضاً اتحاف الخيرة المهرة، كتاب الجهاد، باب فضل الرّباط فى سبيل الله عزّوجلّ، برقم: ۵۹۶۹، ۶/ ۳۱۴۔

روزے رکھنے اور اُس میں قیام کرنے کی طرح ہے اور جو کوئی اسلامی سرحد پر نگہبانی کرتے ہوئے مرا تو اُس پر وہ عمل جاری رہے گا جو وہ کرتا تھا، عذابِ قبر سے مامون ہو گا اور قیامت کے شہید اٹھایا جائے گا''۔

.١٨ :

: (([49].((

۱۸۔ ابن حبان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اسلامی سرحد پر نگہبانی کرتے ہوئے مرا وہ شہید مرا''۔

.١٩ [50] [51]

: ((

.((

۱۹۔ عبد الرزاق اور طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آپ نے فرمایا: ''بے شک جو پہاڑ کی چوٹیوں سے کر کر مر گیا اور جسے درندوں نے کھایا اور جو سمندر میں ڈوب گیا، وہ سب شہید ہیں''۔

---

49 كنز العمال، كتاب الجهاد، الفصل الثّانى فى الشّهادة الحكمية، برقم: ۱۱۱۸۹، ۲/۴/۱۷۹ عن ابى هريره رضى الله عنه

50 المصنَّف لعبد الرزاق، كتاب الجهاد، باب فى الشهادة، برقم: ۹۶۳۵، ۵/ ۱۸۱۔۱۸۲۔

51 المعجم الكبير للطبرانى، برقم: ۹۷۱۸، ۹/ ۳۴۵۔

۲۰. [ ] [52]

:

: ((: ((:

((

.))

۲۰۔ طبرانی نے عنترہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم کسے شہید سمجھتے ہو“؟ ہم نے عرض کی: جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جائے۔ فرمایا: ”پھر تو میری اُمّت کے شہید کم ہونگے، جو اللہ کی راہ میں مارا گیا وہ شہید ہے، اوپر سے گر کر مرنے والا شہید ہے، نفاس سے مرنے والی شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا شہید ہے، سل (بیماری) سے مرنے والا شہید ہے، جل کر مرنے والا شہید ہے، سفر میں مرنے والا شہید ہے“۔

. [53] :

:))

---

[52] المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/ ۸۶۔۸۸۔

[53] سُنَن أبی داود، کتاب السنّة، باب فی قتال اللّصوص، برقم: ۴۷۷۲، ۵/ ۸۴۔

أیضاً سُنن الترّمذی، کتاب الدّیات، باب ما جاء فیمن قتل دون ماله فهو شهید، برقم: ۱۴۱۸، ۲/ ۳۸۵۔۳۸۶۔ أیضاً سُنَن النّسائی، کتاب تحریم الدّم، باب من قاتل دون دینه، برقم: ۴۱۰۱، ۷/ ۱۲۲۔

.))

۲۱۔ سُنَنِ اَربعہ کے اَصحاب نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اپنا مال بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے، جو اپنے گھر والوں کو بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے، جو اپنا دین بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے“۔

۲۲. [54]

: ((.))

۲۲۔ امام احمد نے صحیح سَند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو مظلوم مارا گیا وہ شہید ہے“۔

. [55] " " [56] ۔ :

- :

أیضاً سُنن ابن ماجه، کتاب الحدود، باب من قتل دون ماله فهو شهید، برقم: ۲۵۸۰، ۳/ ۲۴۷۔

أیضاً المسند للإمام أحمد، ۱/ ۱۹۰۔

[54] المسند للإمام أحمد، ۲/ ۲۰۵۔

أیضاً سُنَن النّسائی، کتاب تحریم الدم، باب من قاتل دون مظلمته، برقم: ۴۱۰۲، ۷/ ۱۲۲۔

[55] المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳/ ۲۸۷۔

[56] المستدرك للحاکم، کتاب الزّکاة، باب: (۵۴۹)، لا یدخل صاحب مکس الجنة، برقم: ۱۵۱۰، ۲/ ۲۵۔

: ((

.))

۲۳۔ طبرانی نے اور حاکم نے "مستدرک" میں امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور کہا کہ یہ شیخین کی شرط پر صحیح ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو خوش دلی سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور دارِ آخرت چاہتا ہو، اپنے مال سے کچھ نہ چُھپائے، پس اُس کے حق پر زیادتی کی گئی اُس نے اسلحہ لے کر مقابلہ کیا اور مارا گیا تو شہید ہے"۔

.٢٤ :

: ! : ((

.))[57]

۲۴۔ بزار نے ابو عُبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کون سا شہید اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ عزّت والا ہے؟ فرمایا: "وہ شخص جو ظالم حکمراں کے سامنے جائے اور اُسے نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے، پس وہ (حکمراں) اُسے قتل کر دے"۔

.

: ((

57 كشف الأستار، كتاب الفتن، باب فيمن قتل على ذلك، برقم: ٣٣١٤، ٤/١٠٩-١١٠۔

.))[58]

۲۵۔ طبرانی اور حاکم نے تصحیح کرتے ہوئے ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا: "جسے اُس کا گھوڑا یا اُونٹ کچل دے، یا کوئی مُوذی جانور ڈنس لے یا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے بستر پر کیسی ہی طبعی موت مرا تو وہ شہید ہے"۔

" "

.

:

: ((

.))[59]

۲۶۔ طبرانی نے "معجم کبیر" میں سرا بنت نبہان غنویہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا آپ فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کس سانپ کو مارا جائے؟ تو ارشاد فرمایا: "جو سانپ آئے اُسے مار ڈالو بڑے چھوٹے، کالے سفید سب کو، کہ بے شک میرے جس اُمّتی نے اُسے مارا تو یہ اُس کے لیے جہنم سے چھٹکارا ہے اور جسے اس نے مار دیا تو وہ شہید ہے"۔

.٢٧ :

: ((

58 المستدرك للحاكم، كتاب الجهاد، باب: (٩٨١) لا تتمنوا لقاء العدو ۔إلخ، برقم: ٢٤٦٣، ٢٠/٣٩٧۔

59 المعجم الكبير للطبراني، ٢٤/٣٠٨-٣٠٩۔

))۔[60]

۲۷۔ ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو بیمار مرے، وہ شہید مرے گا، فتنۂ قبر[61] سے محفوظ ہو گا اور اُسے جنتی رزق اور جنتی ہوا دی جائے گی"۔

قرطبی نے کہا: مریض سے مراد پیٹ کے مرض سے مرنے والا ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں ذِکر کیا گیا ہے۔

مَیں کہتا ہوں: اکثر مُحدِّثین نے کہا کہ اِس حدیث میں راوی نے خلط ملط کر دیا کہ الفاظ یوں ہیں: "جو اسلامی سرحد پر نگہبانی کرتے ہوئے مرا" نہ کہ "بیمار"۔

۲۸۔ " " [62]" "

:

(( ))۔[63]

[60] سُنَن ابن ماجة، كتاب الجنائز، باب ما جاء فيمن مات مريضاً، برقم: ١٦١٥، ٢٩١/٢۔

[61] علامہ ابوالحسن کبیر سندھی لکھتے ہیں کہ فتنۂ قبر سے مراد نکیرین کے سوالات ہیں۔ (حاشية السِّندی علیٰ السُّنن لابن ماجة، ٢٩١/٢)

[62] تاريخ بغداد، ترجمة (٨٢٢) محمد بن داؤد بن على الأصبهانی، برقم: ٤٦٧، ١٢٦/٢۔

[63] المقاصد الحسنة، حرف الميم، برقم: ١١٥٣، ص٤٢٦، أيضاً الشّذرة فی الأحاديث المشتهرة، برقم: ٩٨٤، ٢/ ١٨١، أيضاً إتقان مايحسن من الأخبار على الألسن، برقم: ١٩٦٨، ص٤٧٣، أيضاً كشف الخفاء، حرف الميم، برقم: ٢٥٣٦، ٢٣٤/٢۔

۲۸۔ خطیب نے "تاریخ بغداد" میں اور دیلمی نے "فردوس" میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جسے عشق ہوا پھر پاک دامن رہ کر اُسے چُھپایا اور مر گیا تو شہید ہے"۔

۲۹۔

: (( ))۔[64]

۲۹۔ ابو داود نے اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جسے سمندر کے سفر میں متلی اور قے آجاتی ہو اُس کے لیے شہید کا اَجر ہے"۔

۳۰۔ " "

: : (( ))۔[65]

۳۰۔ عبد الرزاق نے "مُصنَّف" میں عبد اللہ بن نوفل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرنے والا شہید ہے"۔

: :

: ((

))۔

:

۔[66]

[64] سُنَن أبی داود، كتاب الجهاد، فصل فی الغزو فی البحر، برقم: ٢٤٩٣، ١٤/٣۔

[65] المصنَّف لعبد الرزاق، كتاب الجهاد، باب الشّهيد، برقم: (٢٦٢٨)۔ ٩٦٢٩، ١٨٠/٥۔

۳۱۔ طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے بستر پر مرے، شہید ہے“۔
اور کہا کہ یہ بشارت اِن کے بارے میں بھی دی گئی ہے: پیٹ کے مرض والا، مُوذی سے ڈنسا ہوا، ڈوبنے والا، چِر جانے والا، وہ جسے درندے کھا لیں اور وہ جو اپنی سواری سے گرا ہو۔

.

" " :

))

))۔[67]

۳۲۔ ابو قاسم عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ بن مندہ نے ”کتاب الایمان بالسّوال“ میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آپ نے فرمایا: ”جسے حاکم نے ظلماً قید میں ڈالا پھر وہ حالتِ قید میں مر گیا تو شہید ہے، جسے حاکم نے زخم دیا اور وہ اس سے مَر گیا تو شہید ہے[68] اور ایمان پر مرنے والا ہر شخص شہید ہے“۔

---

66 کنز العمال، کتاب الجهاد، برقم: ۱۱۱۷۹۔ ۱۱۱۹۲، ۲/۱۷۸/۴۔۱۷۹، وأیضاً فتح الباری، کتاب الجهاد والسّیر، باب الشّهادة سبع سوی القتل، برقم: ۲۸۳۰، ۷/۶/ ۵۴۔

67 فتح الباری، فتح الباری، کتاب الجهاد والسّیر، باب الشّهادة سبع سوی القتل، ۶/ ۱۴۴۔

68 ”فتاویٰ رضویہ“، ج ۲۴، ص ۴۶۹۔ ۴۷۰ میں ہے:

”وہ مسلمان سُنی المذہب صحیح العقیدہ جسے ظالم نے گرفتار کرکے بحالتِ بیکسی و مجبوری قتل کیا، سولی دی، پھانسی دی کہ یہ بوجہِ اَسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا بخلاف شہیدِ جہاد کہ مار تا مرتا ہے، اس کی بیکسی وبیدست پائی زیادہ باعث رحمتِ الٰہی ہوتی ہے کہ حق اللہ وحق العبد کچھ نہیں رہتا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ احادیثِ بزار اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند صحیح راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: قَتْلُ الصَّبْرِ لَا يَمُرُّ بِذَنْبٍ اِلَّا مَحَاهُ. قتل صبر کسی گُناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اُسے مٹا دیتا ہے۔

نیز بزار ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: قَتْلُ الرَّجُلِ صَبْراً كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الذُّنُوبِ۔ آدمی کا بروجہِ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گُناہوں کا کفّارہ ہے۔ قَالَ الْمُنَاوِي فِي "التيسير": ظَاهِرُهُ وَإِنْ كَانَ الْمَقْتُولُ عَاصِياً وَمَاتَ بِلَا تَوْبَةٍ. فَفِيْهِ رَدٌّ عَلَى الْخَوَارِجِ وَالْمُعْتَزِلَةِ اهـ۔

وَرَأَيْتُنِيْ كَتَبْتُ عَلَى هَامِشِهِ مَا نَصُّهُ: أَقُوْلُ: بَلْ لَا مَحْمَلَ لَهُ سِوَاهُ. فَإِنَّهُ إِنْ لَمْ يَكُنْ عَاصِياً لَمْ يَمُرَّ الْقَتْلُ بِذَنْبٍ وَإِنْ كَانَ تَابَ فَكَذَالِكَ فَإِنَّ التَّائِبَ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ۔

علامہ مناوی نے "تیسیر" میں فرمایا: اس کا ظاہر مفہوم یہ ہے کہ اگرچہ مقتول گُنہگار ہو اور بغیر توبہ مر جائے۔ پس اس میں خارجیوں اور معتزلہ کا رد ہے اھ۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے اس کے حاشیہ پر لکھا کہ جس کی عبارت یہ ہے: ”میں کہتاہوں: بلکہ اس کے علاوہ اس کا اور کوئی محمل نہیں اس لئے کہ اگر مقتول گُنہگار نہ ہو تو پھر قتل کا گُناہ پر گزر نہ ہو گا (گُناہ ہی نہ ہو تو اس پر گزر کیسا) اور اگر اس نے توبہ کر لی تو پھر بھی یہی حکم ہے اس لئے کہ گُناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے کہ جس کا کوئی گُناہ ہی نہیں“۔ (ت)

[69] :

)) :

.))

۳۳۔ بزّار اور طبرانی نے سندِ حَسَن سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر غیرت کو اور مردوں پر جہاد کو فرض کیا، تو جس عورت نے صبر کیا اُس کے لیے شہید کا اَجر ہے"۔[70]

احادیث مطلق ہیں اور مخصص مفقود، وحدث عن البحر ولا حرج اور ہم نے سُنّی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لَوْ اَنَّ صَاحِبَ بِدْعَةٍ مُکَذِّبًا بِالْقَدْرِ قُتِلَ مَظْلُوْمًا صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِہٖ حَتّٰی یُدْخِلَہُ جَھَنَّمَ۔ رواہ ابو الفرج فی العِلَل من طریق کثیر من سلیم تا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فذکرہ۔ اگر کوئی بد مذہب تقدیر ہر خیر وشر کا منکر خاص حجرِ اسود ومقامِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان محض مظلوم وصابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے تاہم اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

69 مسند البزار، مسند عبد اللہ بن مسعود، برقم: ۱۴۹۰، ۴/۳۰۸۔ ۳۰۹۔

70 "فیض القدیر" میں زیرِ حدیث ہے: باغیرت وخوددار ہونے کا حکم دیا ہے کہ وہ اپنے مردوں اور سوتنوں سے خودداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مشکلات کے وقت اپنے جہادِ نفس پر صبر کریں جیسے مرد

. [71] " " [72]

:)) :

.))

۳۴۔ ابو داود و بیہقی نے "شعب الایمان" میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسافر کی موت شہادت ہے"۔

بیہقی نے کہا: امام بخاری نے ہذیل بن حکم کی اس روایت کے تفرد کی طرف اشارہ کر کے کہا: وہ منکر الحدیث ہے۔ بیہقی نے کہا: اس سے بھی زیادہ ایک ضعیف وجہ سے بھی یہ مروی ہے۔

.

:)) .))[73]

۳۵۔ پھر بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو مسافر مرا وہ شہید مرا"۔

دشمنوں سے جہاد کرتے ہوئے صبر کرتے ہیں، اگر کسی عورت نے یہ جہاد نہ کیا تو اُس کا دین مکمل نہ ہو سکے گا اور شیطان کی کامیابی ہوگی"۔

71 کنز العمال، برقم: ۴۵۱۲۶، ۸/۱۶/۱۶۹۔ وانظر أیضاً برقم: ۱۳۔

72 الجامع لشعب الإیمان، برقم: ۹۴۲۶، ۱۲/۳۰۰۔

73 الجامع لشعب الإیمان، برقم: ۹۴۲۷، ۱۲/۳۰۱۔

. " " :

: ((

.))[74]

۳۶۔ ابن عساکر نے اپنی "تاریخ" میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ڈوبنے والا شہید ہے، جلنے والا شہید ہے، مسافر شہید ہے، مُوذی کا ڈنسا ہوا شہید ہے اور پیٹ کے مرض والا شہید ہے"۔

. " " :

: ! : ((

!

:

.))[75]

۳۷۔ طبرانی نے "معجم اوسط" میں عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا آپ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! شہید تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جائے؟ فرمایا: "اے عائشہ! پھر تو میری اُمّت کے شہید کم ہونگے، جس کسی نے دن میں پچیس مرتبہ کہا: "اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِی فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ" اے اللہ!

[74] کنز العمال، کتاب الجہاد، برقم: ۱۱۱۷۹_۱۱۱۸۵، ۲/۱۷۸/۲_۴/۱۷۹

أورده السّیوطی فی "الفتح الکبیر"، برقم: ۸۰۵۲، ۲/۲۴۷، عن علی رضی اللہ عنہ (ابن عساکر)۔

[75] المعجم الأوسط للطبرانی، من اسمہ محمد، برقم: ۶۷۶۶، ۵/۳۸۱۔

میری موت میں اور جو کچھ موت کے بعد ہے اُس میں برکت دے پھر اپنے بستر پر مرا تو اللہ تعالیٰ اُسے شہید کا اَجر عطا کرے گا"۔

. " " :

: ((: ((

: ((

.))[76]

۳۸۔ ابو نعیم نے "حلیہ" میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم لوگ اپنے میں سے کس کو شہید سمجھتے ہو"؟ صحابہ نے عرض کی: جسے تلوار (وغیرہ) لگے، فرمایا: "کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جنہیں تلوار لگتی ہے مگر وہ شہید نہیں ہیں اور کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو بستر پر طبعی موت مرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید صدیق ہوتے ہیں"۔[77]

. " "

: : ((

.))

[76] المعجم الأوسط للطبرانی، من اسمہ محمد، برقم: ۶۷۶۶، ۵/۳۸۱۔

[77] حلیة الاولیاء، ۸/۲۵۱۔

۳۹۔ طبرانی نے ''معجم کبیر'' میں سندِ حَسَن سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا: جو چاشت پڑھے، مہینے میں تین دن روزہ رکھے اور وتر کو سفر و حضر میں نہ چھوڑے تو اُس کے لیے شہید کا اجر لکھا جائے گا۔[78]

.) " ("

:)) :

)).[79]

۴۰۔ طبرانی نے ''معجم اوسط'' میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری سُنّت کو فسادِ اُمّت کے وقت مضبوطی سے تھامنے والے کے لیے شہید کا اجر ہے''۔

. :

)) :

)).[80]

۴۱۔ بزار نے ابو ہریرہ اور ابو ذر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

[78] مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی الوتر، برقم: ۳۴۴۸، ۲/۴۱۶، وقال: رواہ الطبرانی فی ''الکبیر''۔

[79] المعجم الأوسط للطبرانی، من اسمہ محمد، برقم: ۵۴۱۴، ۴/۱۱۹۔

[80] کشف الأستار، کتاب العلم، باب فضل العالم والمتعلّم، برقم: ۱۳۸، ۱/۸۴۔

أیضاً مجمع الزوائد، کتاب العلم، باب بعد باب فی فضل العالم والمتعلّم، برقم: ۵۰۸، ۱/۱۶۴۔

فرمایا: ''جب طالبِ علم کو موت آئی اور وہ اُسی حالت پر ہو تو وہ شہید ہے''۔[81]

.[82]

:))

)) : !

)) : :

)).[83]

۴۲۔ حاکم نے ''مستدرک'' میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ

---

[81] ''فیض القدیر'' میں زیرِ حدیث ہے: ''علمِ شرعی کا طالب اور اُس پر عامل۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس میں اور اس جیسی دیگر احادیث میں ''علم'' سے مراد ''آخرت کا راستہ'' ہے اور یہاں ''طالب'' سے مراد جو اُسے پھیلائے اور اُس سے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو فائدہ پہنچائے، تو اس میں معلم، مدرس، مفتی مؤلّف وغیرہ شامل ہو جائیں گے، اس سے مراد محض طالبِ علم ہی نہیں۔ تو ایسا شخص اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اسی حال میں مرا تو شہیدِ آخرت ہے کہ اُسے وہاں درجۂ شہید نصیب ہو گا، یہ حدیث اس بات کی دلیل بھی ہے اُس کا خاتمہ اچھا ہو گا نیز اس میں علم سیکھنے اور اُس پر ہیشگی اختیار کرنے کی ترغیب بھی ہے اگر بچپن سے بوڑھاپے تک اسی حالت میں رہا اور موت آئی تو شہید ہو گا''۔

[82] المستدرك للحاکم، کتاب الدّعاء والتکبیر إلخ، باب (۷۳۱) أیّما مسلم دعا بدعوة یونس علیه السلام إلخ، برقم: ۱۹۰۸، ۲/۱۸۳۔۱۸۴۔

[83] ترجمہ: ''اور اسے غم سے نجات بخشی اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو'' (الأنبیاء: ۸۸/۲۱)۔

انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سُنا: ''کیا میں تمہیں اللہ کے اسمِ اعظم کا نہ بتا دوں! وہ یونس علیہ السلام کی دعا ہے، ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حضرت یونس کے ساتھ خاص تھی؟ تو فرمایا: کیا تو نے اللہ عزّوجلّ کا یہ فرمان نہیں سُنا: ﴿وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ○﴾[84] جو کوئی مسلمان اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ یہ دعا کرے پھر اسی بیماری میں مر جائے تو اُسے شہید کا اجر دیا جائے گا اور اگر تندرست ہو گیا تو بخشا ہوا تندرست ہو گا۔

. [85] :

((:

)).

۴۳۔ حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سچا امانت دار تاجر قیامت کے دن شُہدا کے ساتھ ہو گا۔

. [86] .

---

[84] المعجم الأوسط للطبرانی،من اسمه محمد، برقم: ۵۴۱۴، ۴/۱۱۹۔

[85] المستدرك للحاكم، كتاب البيوع، باب (۸۷۶) التاجر الصدوق الامين المسلم مع الشهداء إلخ، برقم: ۲۱۸۷، ۲/ ۲۹۵۔

أيضاً سُنن ابن ماجة، كتاب التجارات، باب الحثّ على المكاسب، برقم: ۲۱۳۰۔

[86] المستدرك للحاكم، كتاب البيوع، باب (۸۷۶) التّاجر الصّدوق الامين المسلم مع الشُّهداء إلخ، برقم: ۲۱۸۸، ۲/ ۲۹۶ عن أبي سعيد۔

۴۴۔ اور حاکم نے اسی کے مثل ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

. :

((:

)).[87]

۴۵۔ دیلمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمانوں کے کسی شہر میں خوراک لے کر آئے اُس کے لیے شہید کا اَجر ہے''۔

. " "[88]

: ((:

:)).

.

۴۶۔ طبرانی نے ''معجمِ کبیر'' میں ابو کاہل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنی بیوی، بچوں اور غلاموں پر کوشش کی کہ اُن میں اللہ

أيضاً سُنَن التّرمذی، كتاب البيوع، باب ما جاء فی التجارة وتسمية النبی اياهم، برقم: ۱۲۰۹، ۲/ ۲۵۸۔

أيضاً سُنَن الدّارمی، كتاب البيوع، باب التّاجر الصدوق، برقم: ۲۵۳۹، ۲/ ۱۹۹۔

[87] جمع الجوامع للسيوطی، ۱/ ۴۴۰۔

[88] المعجم الكبير للطبرانی، برقم: ۹۲۸، ۱۸/ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔

تعالیٰ کا حکم قائم کرے اور انہیں حلال مال سے کھلائے، تو اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اُسے شہدا کے ساتھ اُن کے زُمرے میں کرے"۔

امام ذہبی نے کہا: اس کی اَسناد مظلم ہے۔

.

: (( )).[89]

۴۷۔ دیلمی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو نرمی کا برتاؤ کرتے ہوئے زندگی گزارے وہ شہید مرے گا۔

. .

.[90]

۴۸۔ اِن اَلفاظ کے ساتھ مکحول کا قول وارد ہوا ہے، جسے سِلَفی نے اُبو طاہر حنبلی کی حدیث سے روایت کیا۔

. :

: ((

)).[91]

[89] جمع الجوامع للسیوطی، حرف المیم، برقم: ۲۲۴۳۱، ۷/۲۰۶۔ وراجع کنز العمال، برقم: ۱۷۰، ۲/۳/۱۶۴۔

[90] "سِلَفی" سے مراد احمد بن محمد بن سِلَفۃ الاصبہانی (ت ۵۷۶ھ) ہیں جیسا کہ "الأعلام" لخیر الدین الزرکلی (۱/ ۲۰۹) میں ہے۔

[91] المعجم الکبیر للطبرانی، برقم: ۱۳۵۵۴، ۱۲/ ۳۲۲۔

۴۹۔ طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ثواب کی نیت سے اذان کہنے والا، اپنے خون میں لِتھڑے ہوئے شہید کی طرح ہے، جب مرے گا تو اس کی قبر میں کیڑے نہیں پڑیں گے"۔

۵۱. " "[92]

: ((

)).

۵۰۔ ابن ابی شیبہ نے "مصنَّف" میں حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آپ سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا جس نے ٹھنڈے پانی سے غسل کیا اور ٹھنڈ لگنے کی وجہ سے مر گیا، فرمایا: "یہ تو شہادت ہے"۔

۵۱. [93]

.

۵۱۔ حاکم نے عروہ سے روایت کیا کہ ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے مِنیٰ میں سر منڈھوایا اور آپ کے سَر میں مسّے[94] تھے، وہ کٹ گئے تو آپ کا انتقال ہو گیا، پس صحابہ اِنہیں شہید سمجھتے تھے۔

[92] المصنَّف لابن أبي شيبة، كتاب الطهارة، (۲۱۶) باب فی الوضوء بالثلج، برقم: ۱۸۶۳، ۲/ ۲۳۴۔

[93] المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، باب (۲۰۵۵)، لا يترحّم الله -- إلخ، برقم: ۵۱۶۴، ۴/۲۸۶۔

[94] ثُؤلُول: مَسّا، جلد پر اُبھرا ہوا سیاہ یا سرخی مائل پیدائشی دانہ، گاہے پیدائش کے بعد بھی اُبھر آتا ہے۔ (اردو لغت، ترقی اردو بورڈ، کراچی، جلد ۱۷، ص ۹۵۷)۔

. " " " "[95]

:((:

)).

۵۲۔ طبرانی نے ''معجمِ اوسط'' اور ''معجمِ صغیر'' میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجے گا، جس نے مجھ پر دَس مرتبہ دُرود بھیجا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں بھیجے گا اور جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرود بھیجا اللہ تعالیٰ اُس کی آنکھوں کے درمیان نفاق اور جہنم کی آگ سے چھٹکارا لکھے گا اور اُسے قیامت کے دن شُہدا کے ساتھ رکھے گا۔

.٥٣ " "[96]

:((

:

.

( )

---

95 المعجم الصغير، برقم: ۱/۲۰۹، ۲/۴۸۔

96 لم أعثر على ''الترغيب'' للأصبهانى۔

)).

۵۳۔ اصبہانی نے ''ترغیب'' میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا: ''جس نے صبح وشام یہ کہا: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُشْهِدُكَ بِأَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ أَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِي فَاَغْفِرْ لِيْ إِنَّهٗ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرُكَ[97] اگر صبح کے وقت پڑھا اور اسی دن شام سے پہلے مر گیا تو شہید مرے گا، اور اگر شام میں کہا اور اُسی رات مر گیا تو شہید مرے گا۔''

.٥٤ :

:((:

.))[98]

---

97 یعنی: ''اے اللہ! مَیں تجھے اِس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ بے شک تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ حضرت محمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تیرے بندے اور رسول ہیں، مَیں اپنے اوپر تیری نعمت کا اِقرار کرتا ہوں اور اپنے گُناہوں کا اِقرار کرتا ہوں، پس مجھے بخش دے کہ تیرے سوا کوئی گُناہوں کو بخشنے والا نہیں''۔

98 سُنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب(۲۲): برقم: ۲۹۲۲، ۴/۲۸۔

۵۴۔ ترمذی نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے صبح تین مرتبہ یہ کہا: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور سورۂ حشر کی آخری آیات[99] پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اُس پر ستّر ہزار فرشتوں کو مقرر فرمائے گا جو اُس پر شام ہونے تک رحمت بھیجتے رہیں گے، پس اگر وہ اُس دن مر اتو شہید مرے گا، یا جس نے شام میں یہ کہا تو اُس کے لیے بھی یہی ہے۔“

۵۵.

)) :

[99] وہ آیات یہ ہیں: ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿٢٤﴾﴾۔ (الحشر: ۵۹/ ۲۲۔۲۴)

ترجمہ: ”وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں وعیاں کا جاننے والا، وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا، وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ نہایت پاک سلامتی دینے والا، امان بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، عزت والا، عظمت والا، تکبّر والا، اللہ کو پاکی ہے اِن کے شرک سے وہی ہے اللہ بنانے والا پیدا کرنے والا ہر ایک کو صورت دینے والا، اسی کے ہیں سب اچھے نام، اِس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت وحکمت والا ہے“۔

))۔[100]

۵۵۔ ابنُ السُّنّی[101] نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو وصیت فرمائی کہ جب وہ آرام کرنے لگے تو سورۂ حشر پڑھے اور فرمایا: ”اگر تو مر اتو شہید مرے گا“۔

۵٦. " "[102]

:

)) .))

۵٦۔ حمید بن زنجویہ نے ”فضائلِ اعمال“ میں ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ کی مرسل کو روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو جمعہ کے دن مرے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے شہید کا اجر لکھے اور اسے فتنۂ قبر سے بچائے گا“۔

۵۷. [103]

:)) : ((

: .)) :

[100] کتاب أعمال الیوم واللیلة، ص۲٦۲، رقم: ۷۲۳۔

[101] یہ احمد بن محمد بن اسحٰق دِینوری (ت ۳٦۳ھ) ہیں۔ سُنّت جو کہ بدعت کی ضد ہے، کی طرف نسبت کی وجہ سے ”ابنُ السُّنّی“ معروف ہیں۔

[102] المراد "الترغیب فی فضائل الأعمال" کما ذکرہ المحقق۔

[103] المسند للإمام أحمد، مسند الشامیین، بقیة حدیث عبادة ابن الصامت، ۵/ ۳۱۴۔۳۱۵۔

.((

۵۷۔ امام احمد و بیہقی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میری اُمت میں کسے شہید سمجھتے ہو؟“ صحابہ نے عرض کی: ”جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جائے“، فرمایا: ”میری اُمّت کے شُہدا پھر تو کم ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جانا شہادت ہے، پیٹ کے مرض میں مرنا شہادت ہے، طاعون میں مرنا شہادت ہے، ڈوب کر مرنا شہادت ہے اور وہ عورت جسے اُس کا بچہ دردِ زہ سے مار دے (تو یہ شہادت ہے)“۔

.۵۸ :

: ((((:

. : ((

-

: .-[104]

۵۸۔ بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم کسے شہید سمجھتے ہو؟“ ہم نے عرض کی: ”جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا گیا ہو“، فرمایا: ”پھر تو میری اُمت کے شہید کم ہونگے؟ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے،

[104] کنز العمال، کتاب الجهاد، برقم: ۱۱۱۷۹۔ ۱۱۱۹۲، ۲/۱۷۸/۴۔ ۱۷۹،۔

جو اللہ تعالیٰ راہ میں پیٹ کے مرض سے مرا وہ شہید ہے، جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی سواری سے گر کر مرا وہ شہید ہے، جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ڈوب کر مرا وہ شہید ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ذات الجنب سے مرا وہ شہید ہے۔“

.۵۹

: ((. ((:

! :

))

.((105]

۵۹۔ امام احمد نے راشد بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ عبادہ بن صامت کے ہاں اُن کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ میری اُمت میں شہید کون ہے؟“ تو لوگ خاموش رہے۔ عبادہ بن صامت نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول! ثواب کی نیت سے صبر کرنے والا“، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر تو میری اُمّت کے شہید کم ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں مارا جانا شہادت ہے، طاعون سے مرنا شہادت ہے، ڈوبنے سے مرنا شہادت ہے، پیٹ کے مرض سے مرنا شہادت ہے، نفاس سے مرنا شہادت ہے اُس کا بچہ اُسے اپنی نارو

[105] المسند للإمام أحمد، مسند المكيين، برقم: ۱۶۰۹۴، ۵/ ۴۹۲۔

(ناف) سے کھینچ کر جنت میں لے کر جائے گا، جل کر مرنا شہادت ہے، اور سل (بیماری) سے مرنا شہادت ہے۔"

.٦٠

: ((

.))[106]

٦٠۔ مسلم نے انس رضی اللہ عنہ روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو صدقِ دل سے شہادت طلب کرے اُسے (شہادت کا اَجر) عطا کیا جائے اگرچہ شہید نہ ہو"۔

.

: ((

.))[107]

٦١۔ حاکم نے یہ حدیث ان الفاظ سے روایت کی: "جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جانے کا سوال صدقِ دل سے کیا پھر مر گیا تو اللہ تعالیٰ اُسے شہید کا اجر عطا کرے گا"۔

.

.[108]

٦٢۔ امام نسائی نے حضرت معاذ سے اسی کے مثل روایت کیا۔

[106] صحیح مسلم، كتاب الجهاد، باب استحباب طلب الشّهادة فی سبيل الله، برقم: ۴۹۶۴/ ۱۵۶ (۱۹۰۸)، ص۹۴۳۔۹۴۴۔

[107] المستدرك للحاكم، كتاب الجهاد، من سأل الله القتل عند نفسه إلخ، برقم: ۲۴۵۸، ۲/ ۳۹۶۔

[108] سُنن النّسائی، كتاب الجهاد، باب ثواب من قاتل فی سبيل الله فواق ناقة، برقم: ۳۱۳۸، ۶/ ۳/ ۲۶۔۲۷۔

. " "

: ((

.))[109]

٦٣۔ طبرانی نے "معجمِ کبیر" میں ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس نے اللہ تعالیٰ سے اُس کی راہ میں مارے جانے کا سوال صدقِ دل سے کیا پھر مر گیا یا مار دیا گیا تو اُس کے لیے شہید کا اَجر ہے۔"

. [110] [111]

: ((

.((

٦٤۔ امام احمد اور حاکم نے سہل بن حنیف سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس نے اخلاص سے اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کیا، اللہ تعالیٰ اُسے شُہداء کے زمرے میں پہنچائے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے۔"

: :

" "

[109] المعجم الكبير للطبرانی، برقم: ۳۴۶۵، ۳/ ۳۰۰۔۳۰۱۔

[110] المسند للإمام أحمد، ۵/ ۲۴۴۔

[111] المستدرك للحاكم، كتاب الجهاد، باب من سأل الله القتل من عند نفسه صادقاً إلخ، برقم: ۲۴۵۹، ۲/ ۳۹۶۔

: ((

.))[112]

٦٥۔ خاتمہ: مروزی نے "کتاب العیدین" میں اپنی سند سے محمد بن عباد مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آپ نے فرمایا: "کوئی مسلمان شہید نہیں ہوتا یہاں تک کہ اُس کا نام عرفہ کی رات شہیدوں میں نہ لکھ دیا جائے"۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس کی مدد و عمدہ توفیق سے یہ "رسالہ" مکمل ہوا۔

محقّق کی اضافہ کردہ احادیث:

. :

: ((.))[113]

٦٦۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پاکی کی حالت میں رات گزاری پھر اُسی رات مر گیا تو وہ شہید مرا۔[114]

---

112 قال المحقق: "كتاب العيدين" ليس كبيراً فهو في ١٠ ورقات۔

113 قال المحقق: أخرجه ابن السنّي في كتاب "أعمال اليوم والليلة" برقم: ٣٨، ص٢٦٦۔

114 "فیض القدیر" میں ہے: "شہیدِ آخرت میں سے ہوگا کیونکہ روحیں نیند کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف بلند ہوتی ہیں، جو پاک ہوتی ہے، عرش کے نیچے سجدہ ریز ہوتی ہے، جو پاک نہیں ہوتی اُسے سجدے سے دور کر دیا جاتا ہے۔ حکیم ترمذی نے اسی طرح روایت کیا۔ ایک روایت میں یوں ہے: اُسے سجدہ کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی، پس اگر پاکی کی حالت میں مر گیا یا عرش کے نیچے تو اُس چیز کا

. :

: ((:

.))[115]

٦٧۔ سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کہا: "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُ بِكَ مَنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ وَ أَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْب إِلَّا أَنْتَ"[116]، اگر دن میں اسے کہا اور اُسی دن مر گیا تو شہید مرے گا، اگر اسے رات میں کہا اور اُسی رات مرا تو شہید مرے گا۔

حصول ہو گا جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی قلبِ بشر پر اُس کا خیال گزرا۔ زمخشری نے کہا: ظاہر مراد شب بیداری کرنا ہے پوری یا اکثر۔ الخ"۔

115 قال المحقق: أخرجه أبو يعلى في "مسنده" وابن السنّي "أعمال اليوم والليلة"، برقم: ٤١۔

116 یعنی: "اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور مَیں تیرا بندہ ہوں، اور مَیں اپنی استطاعت کے مطابق تیرے وعدے پر ہوں، تیری پناہ چاہتا

.

:

: :

((:

.((117]

۶۸۔ فرزدق شاعر سے مروی ہے کہ اُس نے ابو ہریرہ وابو سعید رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ میں مشرق کا رہنے والا ہوں، وہاں کچھ لوگ ہم پر خروج کرتے ہیں کلمہ پڑھنے والوں کو قتل کرتے ہیں اور ان کے سوا لوگوں کو امن دیتے ہیں، تو اُن دونوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سُنا: "جو اُن لوگوں کو قتل کرے اُس کے لیے شہید کا اجر ہے اور جسے وہ مار ڈالیں اُس کے لیے شہید کا اجر ہے"۔

. : :

((

.((118]

ہوں اپنے عمل کے شَر سے، تیری نعمت کا اِقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اِقرار کرتا ہوں، پس مجھے بخش دے کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں"۔

117 المعجم الأوسط، من اسمه أحمد، برقم: ٩٠٠، ٢٦١/١۔

118 قال المحقق: أخرجه البيهقي في "سننه"، كتاب السير، باب فضل الذكر، (١٧٢/٩) الحاكم في "المستدرك"، كتاب الجهاد، (٨٨/٢)۔

۶۹۔ معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک ہزار آیات پڑھیں وہ قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہدا کے ساتھ لکھا جائے گا اور یہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔

(بیہقی نے اپنی "سُنن" میں، حاکم نے "مستدرک" میں، ابو یعلیٰ نے "مسند" میں اور طبرانی نے "معجم کبیر" میں روایت کیا جبکہ ہیثمی نے اِسے "مجمع الزوائد" میں نقل کیا۔)

.۷۰ :

: !

. ((:

- -

.((119]

۷۰۔ عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، پانچ نمازیں پڑھتا ہوں، مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

أيضاً مسند ابي يعلى، مسند معاذ بن أنس رضي الله عنه، برقم: ١٤٩٠/٧، ص٣٢٩۔

119 قال المحقق: أخرجه أحمد في "مسنده"، والطبراني في "معجمه" بإسنادين ورجال احد إسنادي الطبراني رجال الصحيح۔

"جو اس حالت پر مرا وہ قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہدا کے ساتھ اس طرح ہو گا، اور آپ علیہ السلام نے اپنی انگلیوں کو یوں جوڑا، (اور فرمایا) جب تک اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرے"۔

(امام احمد نے مسند میں اور طبرانی میں معجمِ کبیر میں روایت کیا اور ہیثمی نے مجمع الزوائد میں نقل کیا۔)

. : :

((

)). [120]

۷۱۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو وصیت پر مرا وہ اللہ کی راہ اور سنت پر مرا، تقویٰ اور شہادت پر مرا اور بخشا ہوا مرا۔

(ابن ماجہ نے اپنی سُنن میں روایت کیا)

. :

: ((

)). [121]

۷۲۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات مرے گا عذابِ قبر سے بچا لیا جائے گا اور قیامت کے دن

[120] سُنن ابن ماجه، كتاب الوصايا، باب الحثّ على الوصية، برقم: ۲۷۰۱، ۳/ ۳۱۲۔

[121] كنز العمال، كتاب الصلاة، برقم: ۲۱۰۸۰، ۷/۴/ ۲۹۵۔

اِس طرح آئے گا کہ اُس پر شہیدوں کی مُہر ہو گی۔

. : :

(( )). [122]

۷۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو ہر رات سورۂ یٰس پڑھا کرے، پھر مرے تو شہید مرے گا۔

.۷٤ .

۷۴۔ حدیث نمبر (۵۹) مسندِ احمد بن حنبل [123] کی روایت میں اُس کے بعد یوں ہے: راوی کا بیان ہے کہ ان الفاظ میں ابو عوام نے یہ زائد روایت کیا: "بیت المقدس کی خدمت کرنے والا (شہید ہے)"۔

.۷٥ (.

) [124]

۷۵۔ ابو نعیم نے "حلیہ" میں اور ابن الانباری نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا: "جس نے قرآن کو اعراب (عربی انداز) سے پڑھا اُس کے لیے شہید کا اَجر ہے۔"

[122] مسند الفردوس، برقم: ۱۸۸، ۱/ ۵۲۔

وأيضاً المعجم الاوسط للطبراني، برقم: ۷۰۱۸، ۵/ ۱۸۸۔

[123] المسند للإمام أحمد، مسند المكيين، برقم: ۱۶۰۹۴، ۵/ ۴۹۲۔

[124] كنز العمال، كتاب الأذكار، قسم الاقوال، برقم: ۲۳۸۸، ۱/۱/ ۲۶۸۔

٧٦. (.

([125]

٧٦۔ جس نے بڑھتے ہوئے پانی یا آگ کو روکا تو اُس کے لیے شہید کا اجر ہے۔[126]

٧٧.

(.

([127]

٧٧۔ دیلمی نے ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حاجی آتے جاتے اللہ تعالیٰ کی امان میں ہے، پس اگر سے سفر میں تھکاوٹ یا مشقت پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اُن کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور اُس کے لیے ہر قدم کے عوض جسے وہ بڑھاتا ہے جنت ہزار ہزار درجات ہونگے اور اُس پر گرنے والی بارش کے ہر قطرے کے عوض اُس کے لیے شہید کا اجر ہے۔

---

125 کنز العمال، کتاب الآخلاق، قسم الاقوال، برقم:٧٢١٦، ٣/ ٢/ ١٦٨۔

126 ''فیض القدیر'' میں زیرِ حدیث فرمایا: ''وہ پانی یا آگ جو بڑھ کر معصوم لوگوں کی ہلاکت کا باعث بنے، تو اُس کے لیے آخرت میں شہید کا اجر ہے، یہ اُس کا بدلہ ہے کہ اُس نے معصوم کی جان ڈوبنے یا جلنے سے بچائی۔

127 کنز العمال، کتاب الحج والعمرة، الباب الاوّل، الفصل الاوّل، برقم: ١١٨٧٨، ٣/ ٥/ ٧۔

مآخذ و مراجع

القرآن الكريم

1. إتحافُ الخِيرَةُ المُهَرة بزوائِد المسانيد العشرة. للبوصيري الإمام أحمد بن أبي بكر ابن إسماعيل (ت840هـ)، تحقيق أبي عبدالرّحمٰن وغيره، مكتبة الرُّشد، الرّياض، الطّبعة الأولىٰ 1419هـ۔ 1998م
2. إتقان ما يحسن من الأخبار الواردة على الألسنة، للغزی نجم الدين محمد بن محمد بن محمد، (1061هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الاولىٰ 1452هـ۔ 2004م
3. الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان، رتبه الأمير علاء الدين علی بن بلبان الفاسی (ت739هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت الطبعة الثانية 1417هـ۔ 1994م
4. اردو لغت، ترقی اردو بورڈ، کراچی
5. البحر الزخّار، للبزار، الحافظ الإمام أبي بكر أحمد بن عمر العتكی، (ت292هـ)، مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة، الطبعة الاولىٰ، 1424هـ۔ 2003م
6. تاريخُ بَغداد (مدينةُ الإسلام). للبغدادی، الإمام أبي بكر أحمد بن علی الخطيب (ت 463 هـ)، تحقيق صدقی جميل العطّار، دار الفكر، بيروت، الطّبعة الأولىٰ 1414هـ۔ 2004م
7. التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة، للإمام أبي عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر الأنصاری القرطبی (ت671هـ) ، تحقيق الدكتور الصادق بن محمد إبراهيم، مكتبة دار المنهاج، رياض الطبعة الأولىٰ 1425هـ۔
8. الجَامِعُ لِشُعَبِ الإيمان. للبيهقی، الإمام أبي بكر أحمد بن الحسين الشّافعی

(ت458ھ)، تحقیق الدّکتور عبد العلی عبد الحمید حامد، مکتبة الرُّشد، الرّیاض، الطّبعة الأولیٰ 1423ھ۔ 2003م

9. جمع الجوامع للسیوطی للإمام الحافظ جلال الدّین عبد الرحمن بن أبی بکر الشافعی (ت911ھ) تعلیق خالد عبد الفتاح، دار الکتب العلمیة بیروت، الطبعة الاولیٰ، 1421ھ۔ 2000م

10. حاشیة السِّندی علی السُّنَنِ لابن ماجة۔ لأبی الحسن الکبیر، الإمام نور الدّین محمد بن عبد الهادی الحنفی (ت1138ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ 1417ھ۔ 1996م

11. حِلْیَةُ الأَوْلیاء وطَبَقَاتُ الأصفیاء۔ للأصبهانی، الإمام أبی نعیم أحمد بن عبد الله بن أحمد (ت430ھ)، دار الکتب العربی، الطّبعة الخامسة 1407ھ۔ 1987م

12. الدُرُّ المُخْتار شرح تَنْوِیْر الأَبْصَار۔ للحصکفی، العلامة محمد بن علی الحنفی (ت1088ھ)، تحقیق عبد المُنعم خلیل إبراهیم، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ 1423ھ۔ 2002م

13. ردّ المحتار علی الدّرّ المختار۔ لابن عابدین، العلامة السیّد محمد أمین الآفندی الشّامی الحنفی (ت1252ھ)، دار المعرفة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ 1420ھ۔ 2000م

14. الروض الدّانی إلی المعجم الصغیر للطبرانی، تحقیق محمد شکور محمود الحاج أمریر، مؤسسة الریّان، بیروت، الطبعة الثانیة، 1413ھ۔ 2010م

15. سُنَن ابن مَاجَة، للإمام أبی عبدالله محمد بن یزید القزوینی (ت273ھ)، دار

الکتب العلمیة بیروت، الطبعة الاولیٰ 1419ھ۔ 1998م۔

16. سُنَن أبی داود، للإمام أبی داود سلیمان بن أشعث السّجستانی (ت 275ھ) ، دار الکتب العربی، بیروت، الطبعة الاولیٰ 1418ھ۔ 1997م۔

17. سُنَن التّرمذی، للإمام المُحدّث محمد بن عیسی أبو عیسی التّرمذی (ت297ھ)، دار الکتب العربی، بیروت، الطبعة الاولیٰ 1421ھ۔ 2000م۔

18. سُنَنُ الدَّارمِیْ للإمام أَبِی محمد عبد الله بن عبد الرّحمٰن (ت255ھ)، تخریج الشّیخ محمد عبد العزیز الخالدی، دار الکتب العلمیة بیروت

19. سُنَن النّسائی، للإمام أبی عبد الرحمن أحمد بن شعیب النّسائی (ت303ھ)، تحقیق عبد الفتّاح أبو غُدّة، دار الفکر، بیروت، 1419ھ۔ 1999م۔

20. الشذرة فی الأحادیث المشتهرة، لابن طولون أبی عبد الله محمد بن علی بن محمد الصالحی، (ت953ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت الطبعة الاولیٰ 1413ھ۔ 1993م

21. صحیح البخاری، للإمام أبی عبد الله محمد بن إسماعیل البخاری الجعفی (ت256ھ)، دار الکتب العربی، بیروت، الطبعة الاولیٰ 1420ھ۔ 1991م۔

22. صحیح مسلم، للإمام أبی الحسین مسلم بن الحجّاج بن مسلم القُشَیری النّیسابوری (ت261ھ)، دار الأرقم، بیروت، الطبعة الاولیٰ 1421ھ۔ 2001م۔

23. عمل الیوم واللیلة (مع عُجالة الرّاغب)۔ لابن السُّنّی، الحافظ أبی بکر أحمد بن محمد الدّینوری (ت364ھ)، دار ابن حزم، بیروت، الطّبعة الأولیٰ 1422ھ۔ 2001م

24. الفتاوی الهندیة، للشیخ نظام وجماعة من علماء الهند، دار المعرفة، بیروت 1391ھ۔ 1971م

25. الفَتاویٰ الرَّضَوِیَّة۔ مع التّخریج، لإمام أهل السّنّة، الإمام أحمد رضا بن نقی علی خان الحنفی (ت۱۳۴۰ھ)، رضافاؤنڈیشن، لاهور

26. فَتْحُ البَاری شرح صحیح البخاری۔ للعسقلانی، الحافظ أحمد بن علی بن حجر الشّافعی (ت852ھ)، تحقیق الشّیخ عبدالعزیز بن عبدالله، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الثّالثة 1421ھ۔ 2000م

27. الفتح الکبیر فی ضمّ الزّیادة إلی الجامع الصّغیر۔ للسّیوطی، جمعه و رتّبه الشّیخ یوسف بن إسماعیل النّبهانی الشّافعی (ت1350ھ)، دار الفکر، بیروت، الطّبعة الأولی 1423ھ۔ 2003م

28. فِرْدَوْسُ الْأَخْبَار بمأثور الخطاب المخّرج علی کتاب الشّهاب۔ للدّیلمی، الحافظ شیرویه بن شهردار بن شیرویه (ت509ھ)، دار الفکر، بیروت، الطّبعة الأولیٰ 1418ھ۔ 1997م

29. فِردَوس الأخبار، للحافظ شیرویه بن شهردار الدّیلمی، دارُالفکر، بیروت، الطّبعة الأولیٰ 1418ھ۔ 1997م

30. الفقه الاسلامی وادلّته، الدکتور وهبة الزحیلی، دار الفکر، دمشق، الطبعة الثالثة، 1427ھ۔ 2006م۔

31. فیضُ القَدِیر (شرح الجامع الصّغیر من أحادیث البشیر النّذیر)۔ للمناوی، العلاّمة زین الدّین محمد عبدالرّؤف (ت1031ھ)، دارالکتب العلمیة، بیروت 1422ھ۔ 2001م

32. کشف الأستار عن زوائد البزّار علی الکُتُب السِّتَّة۔ للهیثمی، الحافظ نور الدین

علی بن أبی بکر (ت807ھ)، تحقیق حبیب الرّحمٰن الأعظمی، مؤسّسة الرّسالة، الطّبعة الأولیٰ 1404ھ۔ 1984م

33. کشف الخفاء ومزیل الإلباس عما اشتهر من الأحادیث علی ألسنة النّاس، للعجلوانی، الشیخ اسمعیل بن محمد الجراحی الشافعی، (ت1162ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الاولیٰ 1418ھ۔ 1997م

34. کَنْزُ العُمّال فی سُنَن الأقوال والأفعال۔ للهندی، العلامة علاؤالدین علی المتقی بن حسام الدّین (ت975ھ)، تحقیق محمود عمر الدّمیاطی، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الثّانیّة 1422ھ۔ 2004م

35. کنزالإیمان فی ترجمة القراٰن، لإمام أهل السنّة، الإمام أحمد الرّضا بن نقی علی خان القادری الحنفی (ت1340ھ)، مکتبة رضویة، کراتشی

36. مَجمعُ الزَّوائد ومنبع الفوائد، للإمام الحافظ نورالدّین علی بن أبی بکر بن سلیمان الهیثمی المصری، (ت807ھ)، تحقیق محمد عبد القادر أحمد عطا، دارُ الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ 1422ھ۔ 2001م

37. مرآة المناجیح شرح مشکوٰة المصابیح۔ مفتی احمدیار خان نعیمی

38. المُستدرك علی الصَّحِیحَین، للإمام أبی عبدالله محمد بن عبد الله الحاکم النّیسابوری (ت405ھ)، تحقیق مصطفی عبد القادر عطا، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولی، 1411ھ۔ 1990م

39. المُسنَد للإمام أحمد بن حنبل أبی عبد الله الشّیبانی (ت240ھ)، الکتب الاسلامی، بیروت

40. مُسْنَدأبي يعلىٰ للإمام أبي يعلى أحمد بن على الموصلی (ت307ھ)، تحقيق الشّيخ خليل مأمون شيحا، دار المعرفة، بيروت، الطّبعة الأولىٰ 1426ھ۔2005م

41. مِشْكَاة المَصَابيح، للإمام محمد بن عبد الله الخطيب التّبريزی، تحقيق الشيخ جمال عيتانی، دارُ الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ 1424ھ ۔2003م

42. المُصنَّف لابن أبي شيبة، الإمام أبي بكر عبدالله بن محمد العبسى الكوفی (235ھ)، تحقيق محمد عوّامة، المجلس العلمى، دارقرطبة، بيروت، الطّبعة الأولىٰ 1427ھ۔2006م

43. المصنَّف لعبد الرزاق بن همام الصنعانی (211ھ) دار الكتب العلمية، بيروت الطبعة الاولىٰ 1421ھ۔ 2000م

44. المَطَالبُ العَالية بزوائد المسانيد الثّمانيّة۔ للعسقلانی، الحافظ شهاب الدّين أبي الفضل أحمد بن على بن محمد ابن حجر الشّافعى (ت802ھ)، تحقيق محمد حسن محمد حسن إسماعيل، دارالكتب العلمية، بيروت الطّبعة الأولىٰ 1414ھ۔ 2003م

45. المُعجمُ الأوسَط، للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد الطّبرانی (ت 360ھ)، دار الحرمين القاهرة، 1415ھ

46. المُعجمُ الصغير، للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطّبرانی(ت 360ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت 1403ھ۔ 1983م

47. المُعجمُ الكبير، للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطّبرانی(ت 360ھ)، تحقيق حمدی بن عبدالمجيد السّلفی، مكتبة العُلوم والحِكَم،

المُوصل، الطّبعة الثّانية ،1404ھ۔ 1983م

48. المقاصد الحسنة فی بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة، للسخاوی شمس الدين محمد بن عبد الرحمن الشافعی، (ت902ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت الطبعة الاولىٰ 1407ھ۔ 1987م

49 الْمُوَطَّأ۔ للإمام مالك بن أنس (ت179ھ) برواية يحى بن يحى المصمودی، دار إحياء التُّراث العربی، بيروت، الطّبعة الأولىٰ 1418ھ۔1997م